صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ یکم جولائی 2013ء بمطابق 21 شعبان 1434 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الۡقَلۡبِ لَانفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡأَمۡرِ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِينَO إِن يَنصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ وَإِن يَخۡذُلۡكُمۡ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّنۡ بَعۡدِهِۦ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُون۔

(ترجمہ): بعد اس کے خدا ہی کی رحمت کے سبب آپ ان کیساتھ نرم رہے اور اگر آپ تند خو سخت طبیعت ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے سب منتشر ہو جاتے سو آپ ان کو معاف کر دیجیئے اور آپ ان کیلئے استغفار کر دیجیئے اور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجیئے۔ پھر جب آپ رائے پختہ کر لیں۔ تو خدا تعالیٰ پر اعتماد کیجیئے بے شک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔ اگر حق تعالیٰ تمہارا ساتھ دیں تب تو تم سے کوئی نہیں جیت سکتا اور اگر تمہارا ساتھ نہ دیں تو اس کے بعد ایسا کون ہے جو تمہارا ساتھ دے (اور غالب کر دے) اور صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان والوں کو اعتماد کرنا چاہیئے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ جناب سکندر شیر پاؤ صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی وتوانائی)}: جناب سپیکر! دا پرون او نن یو څو واقعات شوی دی، یوه خو په بډه بیره کښې چې کومه افسوسناکه واقعه شوې وه، دهغې مونږه مذمت هم کوؤ او زما به تاسو ته دا خواست وی چې په دې هاؤس کښې د هغوی د پاره دعا اوشی۔ بل کوئټه کښې چې کوم واقعات شوی وو، د هغې هم مونږه مذمت کوؤ او نن رنګ روډ باندې دوه پولیس سپاهیان چې دی، هغوی شهید کړے شوی دی نو که د هغوی د پاره دعا وکړې شی او دغه وشی نو هر فرد د پاره دغه اوشی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب سے گزارش ہے کہ وہ۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کل جو قیامت بڈھ بیر میں آنے والے ہماری فورسز کے لوگوں پر ٹوٹی ہے اور تقریباً 40 لوگ اس میں شہید ہوئے ہیں۔ اسی طرح کوئٹہ میں بم بلاسٹ ہوا ہے، اس میں تقریباً کوئی 30 لوگ شہید ہوئے ہیں اور 70 کے قریب زخمی ہیں جن میں سے اکثر لوگوں کی حالت نازک ہے۔ کراچی میں جو واقعات ہو رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، اسی طرح پورے پاکستان میں، اللہ تعالیٰ ہمارے ہر ایک صوبے کی خیر کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ ایسے ہی امن وامان رکھے، جو میں پنجاب کی بات کر رہی ہوں، باقی تین صوبے جو ہیں، وہ دہشت گردی کی جس طریقے سے لپیٹ میں ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم سمجھتے ہیں کہ وفاق اور اب صوبوں کی کوآرڈی نیشن ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ بار بار یہاں سے ریکویسٹ جاتی ہے، پہلے تو ہماری ہاؤس سے یہی بات ہوتی تھی کہ ہمارے وزیر اعلیٰ اور تمام لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم ان سفاک اور دہشت گردوں کے ساتھ بات کرینگے، مذاکرات کریں گے جناب سپیکر صاحب، یہ روزانہ کے واقعات کے بعد اب ہمیں مجبوراً یہ بات کرنا پڑ رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کیوں اس بات پر مذاکرات کیلئے تیار بھی نہیں؟ ابھی تو مذاکرات کیلئے بھی تیار نہیں ہو رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے یا

اسمبلی کی طرف سے کوئی بات نہیں ہو رہی ہے۔ ابھی عمران خان صاحب ریکویسٹ کر رہے ہیں نواز شریف صاحب کو کہ آپ آئیں اور آپ ایک کمیٹی بلائیں اور آپ ایک کانفرنس بلائیں۔ جناب سپیکر صاحب، عمران خان صاحب اور ان کی جو یہاں پر گورنمنٹ آئی ہے، یہ مینڈیٹ لیکر آئی ہے امن کے نام سے، اور امن کو اگر دیکھا جائے تو یہ تین لفظ ہیں لیکن اسی کے ساتھ ہماری معیشت، ہماری تعلیم، ہمارا کاروبار، ہماری بچیاں، ہمارے بچے، ہمارے بزرگ، ہماری مائیں، یہ سب اسی وجہ سے محفوظ ہونگے جب امن ہو گا جناب سپیکر صاحب، باقی تو اللہ تعالیٰ نے جہاں پر جان لینی ہے وہاں پر تو جان جائیگی۔ جناب سپیکر صاحب، میں شروع سے، جب سے 29 تاریخ کو یہ اسمبلی کا سیشن شروع ہوا ہے میں ہمیشہ یہی قرارداد کے حوالے سے بات کرتی رہی ہوں کہ دہشت گردی کے خلاف ایک مذمتی قرارداد آئے اور دہشت گردوں کو ہم کھلے الفاظ میں پکار لیں کیونکہ میری فورسز اگر محفوظ نہیں ہیں، میرے معصوم لوگ محفوظ نہیں، میرے معصوم بچے محفوظ نہیں، میری معصوم خواتین محفوظ نہیں، میرے طالب علم محفوظ نہیں ہیں اور جناب سپیکر صاحب، جہاں شیعہ سنی کا اب جو ایک بڑا مسئلہ آرہا ہے تو یہ آگے چل کر بہت بڑا مسئلہ ہو گا۔ میں ریکویسٹ کرتی ہوں آپ کے توسط سے جناب وزیراعلیٰ صاحب، جناب سراج الحق صاحب سے اور اس اسمبلی کے تمام لوگوں سے کہ خدا کیلئے دہشت گردی کے خلاف ایک بھرپور قسم کی مذمتی قرارداد لیکر آئیں جس میں تمام اسمبلی کے Sign ہوں کہ ہم اور دہشت گردی نہیں مانتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم تمام لوگ اس کی مذمت بھی کرتے ہیں، نہ صرف مذمت کرتے ہیں، ہم ان قاتلوں کو، سفاک لوگوں کو، دہشت گردوں کو جو کہ صرف پیسے کیلئے اور یہ نہ مسلمان ہیں، یہ نہ انسان ہیں، یہ صرف سفاک قاتل ہیں کہ جو کسی بھی مسلمان اور کسی بھی شہری کو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایک جان کو بچا لیا جائے تو پوری انسانیت بچ جائیگی اور اگر ایک جان چلی جائے تو پوری انسانیت، یہ تو انسانیت کے قاتل ہیں جناب سپیکر صاحب، پھر آپ کے توسط سے ریکویسٹ کرونگی کہ خدا کیلئے امن کیلئے کچھ کیا جائے ورنہ یہ اسمبلی جو ہے، تو اس کیلئے میرا خیال ہے کہ ہم اگر یہ Legislation نہ کر سکیں، ہم امن کیلئے کچھ نہ کر سکیں تو پھر ہمارا ان اسمبلیوں میں بیٹھنا جو ہے، صرف Legislation نہیں ہے، Legislation بھی اس وقت ہو گی جب امن ہو گا۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔ (مداخلت)

سینیئر وزیر(آبپاشی وتوانائی): لږ صبر وکړئ چې دعا وشی جی که دعا وشی نو بیا به نور دغه کوؤ۔

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! مجھے جواب دینا دیں، جناب سپیکر، مجھے جواب دینا دیں۔

جناب سردار حسین: منسټر صاحب! چې زه خبره وکړم بیا به تاسو خبره وکړئ، بیا به تاسو وایئ، تاسو به وایئ، د حکومت د طرف نه به بیا خبره راشی۔ زمونږ یقین دا دے -----

جناب ڈپٹی سپیکر: میں حبیب الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ سب سے پہلے شہداء کے حق میں دعا کریں۔ جی حبیب الرحمان صاحب۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr Deputy Speaker: Ji, Mr. Shah Farman, for reply.

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ کل جو واقعہ ہوا ہے، وہ بڈھ بیر کے علاقے میں،اور میں دس منٹ کے فاصلے پر تھااور میں ادھر پہنچ گیا تھا۔ تحریک انصاف کو جو مینڈیٹ ملا ہے، وہ پہلے سے ہمارے منشور کا ایک حصہ ہے اور ہم نے کہا کہ جی مذاکرات ہونے چاہئیں، دونوں طرف پاکستانی ہیں لیکن مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ آج تک اس ہاؤس کے اندر شاید ہی کسی نے یہ بتایا ہو کہ ڈرون سے کس کے بچے مرے اور کتنے بچے مرے ہیں؟ میں نے خود ریکویسٹ کی ہے، پراونشل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں جو کچھ آتا ہے، یا تو یہ ہے کہ ہم آئین سے بغاوت کریں اور یا آئین کے اندر رہتے ہوئے جتنا ہمارا دائرہ اختیار ہے، ہم مذاکرات بھی کریں گے، ہم بات بھی کریں گے لیکن چونکہ Foreign policy is solely in the hands of the Prime Minister and the Federal Cabinet، جو وجوہات ہیں کہ ہم ایک ایسی جنگ کا حصہ ہیں کہ ایک ڈرون سے سینکڑوں خودکش پیدا ہو جاتے ہیں اور ہمارے بس میں نہیں ہے کہ ہم ان کو روک سکیں۔ اس ہاؤس کے اندر اگر کسی نے وہ لسٹ پیش کی ہو کہ ڈرون سے کون مرا ہے، کتنے لوگ مرے ہیں، کتنے بچے مرے، کتنی خواتین مری ہیں؟

یہاں تو ہے ہی افسوس، اس کے اوپر بھی ہمیں افسوس کرنا چاہیئے، یہ وہ حقیقت ہے، اگر سامنے نہیں لا سکتے۔ (تالیاں) مجھے آپ یہ بتائیں، انسانی تاریخ کا ایک واقعہ مجھے بتائیں کہ جہاں پر کسی قوم سے بندوق کے ذریعے نظریہ چھینا گیا ہو یا پیسے سے کسی قوم کا نظریہ خریدا گیا ہو؟ 80s کے اندر دس لاکھ مسلمان افغانستان کے اندر شہید ہوئے اور یہ فتویٰ آیا کہ یہ دارلحرب ہے، جہاد یہاں فرض ہے اور اس جہاد کو امریکہ نے Back کیا۔ دس سال بعد کسی چیز کو دہشت گردی کہنا ہمیں افسوس ہے لیکن مسئلے کا حل تب ہی آتا ہے جب آپ کو مسئلے کا پتہ ہو کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ مجھے بتائیں 2004 سے پہلے، 2003 سے پہلے جہاں افغانستان کے اندر طالبان کی ایک مضبوط حکومت تھی، کہاں تھی دہشت گردی، کہاں تھے دھماکے؟ Dazy cutter, Deplated uranium، یعنی ڈالروں کیلئے، پیسوں کیلئے Mercenaries کے طور پر کس نے آرمی کو فاٹا بھیجا؟ یہ آج کی بات تو نہیں ہے، ہم تو دس سال سے یہ کہہ رہے ہیں کہ نہ بھیجو، نہ بھیجو، نہ بھیجو، اگر ہم اس جنگ کا حصہ ہیں، اگر ہم اس جنگ کا حصہ ہیں تو ہمیں بتا دیا جائے کہ کیا Justification ہے کہ ہم اس جنگ کا حصہ ہیں؟ اور اگر ہم یہ غلطی کر بیٹھے ہیں تو اس کا حل بھی ہمیں ڈھونڈنا چاہیئے۔ پراونشل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں جو کچھ ہے تو We will go all out لیکن جو وفاق کے دائرہ اختیار میں ہے یا تو یہ ہاؤس وہ ریزولیوشن پاس کردے کہ آئین سے بغاوت کی جائے اور اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو ہم نواز شریف سے بار بار یہ ریکویسٹ کریں گے کہ آپ فارن پالیسی پر نظرثانی کریں، اس جنگ سے باہر نکل آئیں اور اگر آپ اس جنگ سے باہر نکل آئے اور کسی نے، (تالیاں) کسی نے پاکستان یا کسی مسلمان یا کسی شہری کے خلاف خودکش دھماکہ کیا تو ان لوگوں کے خلاف جہاد فرض ہو جائیگا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ امریکہ کے Ally نہ بنیں اور اس جنگ سے آپ باہر نکل آئیں۔ یہ تحریک انصاف کے منشور کا حصہ ہے جناب سپیکر، اس وجہ سے ہمیں ووٹ ملا ہے اور اگر ہم یہ لفظ اس طرح استعمال کرنے لگیں کہ یہ سفاک، یہ دہشت گرد، مجھے آپ یہ بتائیں، خدانہ کرے اس ہاؤس کے کسی ممبر کے گھر کے اوپر کوئی ڈرون اٹیک ہو اور اس کے اندر اس گھر کے بچے، اس گھر کی خواتین شہید ہو جائیں، آپ اس سے یہ نہیں Expect کر سکتے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز میڈم، ایک منٹ پلیز۔ Ji, carry on۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں یہ واضح کر دوں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں اپنی بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میری Respectful submission ہے آپ سے کہ جو بات کریں، اس کی بات سنیں، اس کے بعد جواب دیں، پلیز۔ Carry on, ji شاہ فرمان پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، میں اپنی بات کو اس طرح Wind up کرتا ہوں کہ تحریک انصاف کے منشور میں یہ بات واضح ہے کہ اس جنگ کی وجوہات، اس دہشت گردی کی وجوہات اور اس کا حل ہم الیکشن سے پہلے دس سال سے کہہ رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہمیں ووٹ ملا۔ اگر وفاق میں ہماری حکومت ہوتی، حالات Different ہوتے۔ آئین ہمیں جتنا اختیار دیتا ہے، وہ ہم اسی طرح استعمال کریں گے جس طرح نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہا ہے کہ اس طرح کریں لیکن جتنا اختیار ہمیں آئین دیتا ہے، اگر یہ ذمہ داری کسی اور کی ہے، اگر یہ اتھارٹی کسی اور کے پاس ہے تو یہ ذمہ داری بھی ان لوگوں کی ہے جن کی وجہ سے یہ حالات بنے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں صرف یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں، جی سردار حسین بابک صاحب آپ بولیں، آپ کے بولنے سے پہلے ایک گزارش کرتا ہوں جی کہ جو بھی Respectable Member بات کریں، مہربانی، Kindly یہ ڈیکورم جو ہے، اس فورم کا اس کا خیال رکھیں اور جو بھی بات کرے، اس کو بات کرنے کا موقع دیں، اس کے بعد جواب دیں۔ سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، اگر آپ کسی کو کہیں کہ بیٹھیں تو ٹھیک ہے لیکن ایوان میں وہ چیخیں نہ ماریں کہ بیٹھیں بیٹھیں، یہ آپ تک ہے کہ فلور آپ دیں یا نہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل۔ تھینک یو۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا گزارش به ما هم کولو، زما یقین دا دے چې دلته په دې هاؤس کښې کوم معزز محترم ممبر پاڅی، دا د ډیرو ورځو نه مونږه دا خبره نوټ کوؤ چې دلته یو ممبر پاڅی بیا د هغه طرف نه ممبران صاحبان چې دی هغوی-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

Mr. Deputy Speaker: Excuse me, Madam.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں Personally واک آؤٹ کرتی ہوں، تمام اپوزیشن بیٹھی رہے گی، میں صرف واک آؤٹ کروں گی اس لئے کہ آپ لوگوں نے اپنے لوگوں کو پارلیمان کے طریقے نہیں بتائے ہیں۔ میں چاہے کسی کو دہشت گرد کہوں، جو بھی کہوں، بابک صاحب بات کریں گے، میں یہاں پر اس وقت تک نہیں آؤں گی جب تک یہ لوگ اپنے پارلیمانی آداب نہ سیکھ لیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اورکزئی، رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

Mr Deputy Speaker: Next Ji, Sardar Hussain Babak Sahib, please

جناب سردار حسین: بخښنه غواړم او دا گزارش به سپیکر صاحب! مونږ تاسو ته کوؤ، بلکه ټول هاؤس، ټولو Colleagues ته به هم دا خبره کوؤ چې پکار دا دی دلته هر چا ته د خپلې خبرې حاصل دے، نه ده پکار چې یو ممبر راپاڅی او ډائریکټ هغه ممبر ته مخاطب شی، هغې سره ماحول چې دے هغه به خرابیږی۔ سپیکر صاحب! دلته ذکر اوشو بهډه بیره کښې واقعات اوشول، په کوئټه کښې اوشول، بیا زمونږ پیښنور کښې شوی دی، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده، منسټر صاحب د خپلې پارټۍ وضاحت هم اوکړو او عجیبه خبره ده، عجیبه خبره مونږ ته په دې لگی سپیکر صاحب چې د حکومت چې کوم مؤقف دے یا د حکومت چې کومه پالیسی ده، د هغې نه خو ما ته لگی دا د دې صوبې چې ټولو بے گناه خلقو ته دا Message دے چې دا پالیسی جوړول د مرکزی حکومت کار دے او مرکزی

حکومت لا پالیسی جوړه کړې نه ده، لهذا د دې صوبې بے گناه خلقو! تاسو به تر هغې پورې مړه کیږئ، شهیدان کیږئ۔ دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده، دا خو صوبه ده، د پاکستان خو څلور اکائیانې دی او دا د 18th Amendment نه پس د صوبائی خود مختارئ نه پس بیا مونږ هم په دې خبره نه پوهیږو چې د دې ملک وزیر داخله خو کهلاؤ دا خبره کوی چې دا مسئله صوبائی مسئله ده، د صوبې خلق مونږ ته دلته دا خبره کوی چې دا مسئله مرکزی مسئله ده، زما د خیبر پختونخوا نه ئے خو فټبال جوړ کړے دے ، مونږ چرته لاړشو مونږ سپیکر صاحب؟ نن هغه دهماکې چې په هغې کښې ماشومان شهیدان شو، دومره دومره څپلئ پاتې شی،آیا د هغوی د داد رسئ د پاره یا هغوی سره په غم کښې د شراکت د پاره دا کافی ده چې مونږ دا خبره وکړو چې دا د مرکزی حکومت مسئله ده؟ هغه عجیبه خبره ده؟ دلته خلق پاخی او دا وائی چې دا د امریکې جنګ دے ، چې دا د امریکې جنګ دے ، زه نن فلور آف دی هاؤس باندې د دې حکومت نه اوریدل غواړم چې زه اوس هم دا وینم چې د دې اسمبلئ چې کوم Website دے ، هغه هم USAID donate کوی، هغه Paymentکوی، بیا به د دې صوبې حکومت دا اعلان کوی چې که چرې دا جنګ دا امریکې وی، که چرې دا حکومت د امریکې اتحادی حکومت وی او د هغې په ضد کښې دهماکې کیږی، چې کوم جواز ورله جوړیږی، بیا به زه نن اومنم دا د پښتنو وطن دے او دا ماته مخامخ چې کوم د حکومت زما دوستان ناست دی،دوئ به نن کهلاؤ دا اعلان کوی چې مونږ به د امریکې نه یوه انه نه اخلو، یوه انه،او قوم ته به دا هم وضاحت کوی چې امریکه زمونږ دشمنه ده او دا کوم مالی امداد چې دې صوبې سره امریکه کوی، دا په دوستئ کښې کوی او که دا په دشمنئ کښې کوی، عجیبه خبره ده، پرون خو دا خلق په اپوزیشن کښې ناست وو، دا الزام به ئے لګولو او دا پیغور به ئے مونږ له راکولو چې دوئ پښتانه په امریکه خرڅ کړل، ډالرې ئے واخستې، نن خو هغه پښتانه په حکومت کښې نه دی، نن په امریکې باندې چې چا پښتانه په هغه ډالرو خرڅ کړی دی، نن به قوم ته د هغې خبرې وضاحت په ډاګه کوی۔ سپیکر صاحب، دا جواز د دې خبرې د پاره جوړول دا کافی نه ده، دا څومره عجیبه خبره ده د دې وطن پښتانه په جنازو اوچتولو ستړی شو، د دې وطن هره کورنئ او

هر کور او هر کلے په وینو سترے شو، په قبرونو کنستلو سترې شول او بیا دلته زما، مونږ په ډاګه یو خبره کوؤ چې د دې حکومت د راتلو سره د دې صوبې د خلقو Morale چې دے Down شوے دے، Down شوے دے، تاسو اوګورئ بونیر کښې کهلاؤ دهشت ګرد رااوځی، په سوات کښې کهلاؤ، د ورځې روڼ ونه ته رااوځی، په دې بډه بیره او زمونږ د پیښور په دې لمنو کښې کهلاؤ رااوځی، خلقو ته ټیلیفونونه کوی، اغواء برائے تاوان دومره عام دے، دومره عام، خو مونږ ته د هغې پته لګی چې کوم خلق Resistant اوکړی، مونږ ته پته اولګی، کوم خلق چې لاړشی په پټه پیسې ورکړی، هډو پته ورته نه لګی، که زه دا اووایم په فلور آف د هاؤس چې د ګیاره مئ نه پس په دې صوبه کښې د طالبانو حکومت دے، دا خبره به غلطه نه وی، دا په دې نه کیږی سپیکر صاحب، مونږ هم په دې پوهیږو چې دا هغه ظالمانو مخالفت کول، د هغې د پاره ډیر لوئے قیمت پکار دے، که مونږنن دا دعویٰ کوؤ چې مونږ د قوم نمائندګان یو او مونږ د قوم مشران یو نو بیا به یواځې په دې ځان نه خوشحالوؤ چې په ګاډو به کومې جهنډې لګوؤ، مخکښې به رانه ګاډی ځی او وروستو به رانه ګاډی ځی۔ که د دوئ ډیر لوئے اختیار دے، د دې سره ترلې لویه ذمه واری ده، زه غواړم دا چې دا مسئله اوس هم مونږ حکومت ته یواځې نه پریږدو، مونږ ورسره په ډاګه ولاړیو، عوامی نیشنل پارټی د دې مقصد د پاره، دې ظالمانو ته د ظالم وئیلو په بنیاد باندې، دې قاتلانو ته د قاتلان وئیلو په بنیاد باندې مونږ ډیر لوئے قیمت ادا کړے دے، ډیر لوئے قیمت، مونږ دا نه وایو چې د هغه ظالمانو بیا د مخه هغه حکومت ته شی خو دا ورته ضرور وایو چې دا ئے حل نه دے، دا عجیبه خبره او ډیره زیاته عجیبه خبره ده، د مصلحت خو هم یو حد وی، دا څنګه مصلحت دے چې صوبه زما ده، حکومت زمونږ خپل دے، اختیار خپل دے، بچی زما وژلی کیږی، کورونه په ما ورانیږی او زه د هغه چا ته پریږدم، وایم چې دا د هغه سړی اختیار دے، هغه به را له پالیسی جوړوی نو بیا به زما په دې صوبه کښې امن راځی او سپیکر صاحب، زه بله خبره کوم، طالبانو خو کهلاؤ Offer کړے دے دې حکومت ته، چې ما سره د عمران خان هم خبره اوکړی او ما سره د نواز شریف هم خبره اوکړی او نن ئے نهمه ورځ ده، نهمه ورځ، پکار خو دا وه چې تاسو دا خبره بیا بیا کوئ چې مونږ

طالبانو سره مذاکرات کوؤ، اوکړئ ورسره خو نهه ورځې اوشوې، تاسو ته ئے دعوت درکړے دے ، د دې صوبې د حکومت د طرف نه د هغې دعوت په جواب کښې طالبانو ته څه وئيلې شوی دی؟ دا د هم حکومت مونږ ته اووائی۔ هغه عجيبه خبره ده، دلته خلق ناست دی، میډیا والا ته ټيليفونونه کوی او دلته زمونږه انټيلی جنس ايجنسئ دی، هغوی ته پته نشته، نو نن د قوم ته دا خلق، هغه خلق چې هغه مقتدر خلق دے ، مونږ ته د دا په ډاګه اووائی چې هلته مشکل دے او چې هغوی ناکامه شوی دی، نور دا په دې نه کيږی چې دا به نواز شريف ته مونږه اپيل کوؤ، نواز شريف به پاليسی جوړوی او سپيکر صاحب! د دې صوبې چې کوم سياسی ګوندونه نن په اقتدار کښې دی نن، دوئ د نن په فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره اوکړی چې آيا دوئ د اليکشن مهم دوران کښې دې قام ته دا خبره کړې وه چې د لاء اينډ آرډر خبره د مرکزی حکومت مسئله ده؟ دوئ خو ورته وئيل چې نيشنليانو دا ټول پښتانه په امريکې باندې خرڅ کړی دی او ډالرې ئے اخستې دی او دلته ئے د وينو خړوب جوړ کړے دے او دلته زما وزير خزانه صاحب ناست وو، دا په ريکارډ ده، څلويښت زره شهادتونه دوئ زمونږ په ګريبان کښې اچولی دی او دوئ ترې نن ځان خلاصوی۔ سپيکر صاحب! ما هغه ورځ هم دا خبره کړې وه چې په دې خبرو يو بل له پيغور نه ورکوؤ، په دې خبره يو بل ستومانه کوؤ او پښيمانه کوؤ نه، خو ضرور هغه تاريخی خبرې د يو بل وړاندې ته ايږدو، سوال کوؤ، خواست کوؤ، حکومت ته ئے هم کوؤ او هغه ظالمانو ته ئے هم کوؤ چې مونږ ته او وائی چې آيا نور څومره پښتانه تاسو له شهادتونه درکړی، مونږ به دا فيصله وکړو، قوم به جرګه وکړی، هغه شهيدان به يو سائډ ته کړو، هغه خلق به تاسو اووژنئ نور قوم به تاسو معاف کړئ۔ سپيکر صاحب، ډيره د افسوس خبره ده او زه په دې خبره هم ډير زيات خفه شوم سپيکر صاحب چې کله انسان چې خفګان واخلی، د هغې نه به جذبات جوړيږی، جذبات چې راشی د هغې نه به هغه په غصه کښې بدليږی او د قام د بچو سپيکرصاحب! مونږ هغه کوورونه ته تلی يو، مونږ هغه کورونه ليدلی دی چې په ويرګډ دی په وير، انسان وائی چې ورځ او شپه مې ورسره ژړلے ، زمونږ دا جذبات او دا غصه، يا د وينا دا انداز چې دے دا د هغه خفګان نتيجه ده چې کوم په دې وطن

کېنې تاسو وګورئ چې څه نه وی۔ سپیکر صاحب، مونږه حکومت ته خواست کوؤ، خواست چې دوئ یو ډېر کلیئرکټ مؤقف سره مخې ته راشی۔ سپیکر صاحب، مونږ هغوی ته سوال کوؤ چې دوئ یو ډېر کهلاؤ واضح پالیسئ سره مخامخ راشی، زه درله یقین درکوم، یقین چې مونږ ټول د دې وطن نمائندګانو، په دې وطن کېنې د امن د قیام د پاره هر سیاسی ګوند چې دے، دا تاسو سره ولاړ دے او را پاځی، نو دا مصلحت مه کوئ او دا به ډېره زیاته بده خبره وی چې زه ئے کوم خو دا ډېر مصلحت د پښتو په وطن کېنې چې هغه ځائے ته لاړشی سپیکر صاحب! زه هغه لفظ وئیل نه غواړم چې د هغې نه بل څه جوړ شی۔ نن دا تاسو اوګورئ کهلاؤ هغوی لګیا دی، کهلاؤ او دلته ورله مونږ جواز پیدا کوؤ، دلته ورله مونږ وکالت کوؤ، زه دا ګڼم چې دا د قام سره او د دې وطن سره غداری ده، دا چې څوک هم کوی د نن نه پس پکار ده چې دا غداری ونشی، دا وکالت ونشی، د هغوی د دې دهماکو د پاره جوازونه پیدا نشی او سپیکر صاحب، بله خبره د ډرون کېږی او د ډرون مخالفت په دې بنیاد باندې کېږی چې دا د فضائی حدود خلاف ورزی ده، په دیکېنې Collateral damages کېږی او عجیبه خبره ده، دا Suicide bombers چې دی او دا زما په دې قبائلی سیمه کېنې چې دا ازبک پراته دی، دا چیچن پراته دی، دا ملائزنز پراته دی، دا پنجابی طالبان پراته دی او دا د هغوی جماتونو کېنې دهماکې کوی، آیا دا د زمینی حدودو خلاف ورزی نه ده؟ دلته د انسان شک پیدا کېږی چې دا یواځې د ډرون خلاف توب چې دے، دا د یرې په بنیاد باندې کېږی، دا قوم سره وفادارئ په بنیاد باندې نه کېږی۔ که د بے ګناه وژلو خبره کېږی نو چې په ډرون کېنې ځی هم مخالف ئے پکار دے او که په زمینی طریقې باندې کېږی نو هم مخالفت پکار دے، زمونږ دا طمع ده سپیکر صاحب، سکندر خان هم ناست دے، سینیئر دے، د قوم پرست جماعت غړے دے، زما به د ده نه دا طمع وی چې هغه قوم پرست د دې وطن، هغه وطن پرست د دې وطن که باقی خلق د مصلحت ښکار دے، زه نه غواړم، زه طمع لرم د هغه وطن پرستو نه، د هغه قوم پرستو نه چې هغوی به راپاځی او انشاء الله دو ټوک خبره چې ده، دا د هغه ظالمانو ته اوکړی۔ سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی او ډیره زیاته شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زه جناب سپیکر صاحب، یو خو دا ګزارش کوم ما بله ورځ یو عرض تا ته کړے وو چې ته د مونږ د دغې ایوان مشر ئې، که ته مونږ ته وائې چې کیښنه او که ته مونږ ته وائې چې پاڅه، مونږ به پاڅو۔ کله دا ملګری بار بار خبرې شروع کړی، دې نه بد مزګی او خفګان جوړشی۔ جناب سپیکر صاحب، زه ډیر افسوس سره دا خبره کول غواړم چې زه په دغه سیټ باندې ناست ووم، ما دا خبره کړې وه چې مذاکرات د اوشی، ډیر خلق شهیدان شول، ډیر کورونه وران شول خو زه افسوس سره دا خبره کوم چې هغه وخت حکومت دومره بد مزګی هغه خبرې کښې پیدا کړله چې مونږ هغه خبرې باندې پښیمان شو۔ جناب سپیکر صاحب،دا خبرې تاریخ لیکی او راتلونکے نسل به دغه خبرو نه خبریږی۔ زه اوس هم دا خبره کوم او که لس کاله بعد ژوندے ووم، دا خبره به کوم چې دا د پښتون د عزت او د ناموس خلاف یو جنګ روان دے، دا د پښتون د تهذیب دختمیدلو یو جنګ روان دے جناب سپیکر صاحب، که تاسو د پښتانو بچی اوګورئ، د خلقو بچی سکولونه وائی، نن د پښتنو بچی بهکر او تله ګنګ کښې، نن د پښتنو بچی پنډئ او لاهور او اسلام آباد کښې د خلقو درونو مخې ته، د خلقو کورونو مخې ته خپل رزق د کباړ په شکل کښې ټولوی او بوجئ ئے ډکې کړې وی او بازار ته ئے اوړی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا خبره کوم چې مونږ د ډرون دهماکې پرون هم خلاف وو، نن ئے هم خلاف یو او راتلونکی وخت کښې به ئے هم خلاف یو، هغه ځکه تاریخ لیکلی دی چې کله قائداعظم محمد علی جناح صاحب، پاکستان آزاد شو، بنوں کښې ئے جلسه اوکړله او جلسه کښې ئے اعلان اوکړلو چې قبائلی سیما باندې قبائیلی پټئ باندې چې څومره فوج څومره ملیشیا پرته ده، هغه د واپس کړې شی۔ چا ورنه تپوس اوکړو چې کیوں؟ هغه ورته اووئیل چې ځکه د قبائل هر بچے، د قبائل هر ځوان هغه د دغې پټئ فوجی دے، هغه د دغې پټئ سپاهی دے، فوج او ملیشا ته ضرورت نشته دے خو جناب سپیکر صاحب، زه دا هم تعجب لرم چې کور کښې یو سړے بچے ورسره پروت وی او ډرون دهماکه اوشی، بیا دا نه وی معلوم چې دا زنانه ده او که نر دے، دا غوښې د چا دی، دا د چا بچی وو، دا د چا مور، خور وه؟ بیا جناب

سپیکر صاحب، د هغې پته نه لګی۔ زه بیا هم دا خبره کوم، مذاکرات اوکړئ خو دې ته اوګورئ، آیا مونږ او تاسو سره د مذاکراتو اختیار شته؟ زه خو دلته ناست یم، که حقیقت وایم، زه دې خبرو نه خبر یم، دا څوک کوی، کوم ځائے کښې کیږی؟ جمیعت العلماء اسلام لویه جرګه جوړه کړې وه، ټول قبائل ئے راغوښتی وو، جرګه په څه شی ناکامه شوه، هغه چا ناکامه کړله؟ منسټر صاحب د مذاکراتو خبرې کوی، مونږ لس کاله، پینځه کاله مخکښې د مذاکراتو خبرې کړې دی، مونږ نن هم وایو چې مذاکرات د اوشی خو مذاکرات به کله کیږی؟ چې دا پښتون ختم شی بیا به مذاکرات کیږی۔ مونږ به دا خبرې کوؤ چې دا د مرکزی حکومت پالیسی ده، دا د فلانئ ادارې پالیسی ده او دا د فلانئ ادارې پالیسی ده، جناب سپیکر صاحب، سینئر منسټر هم ناست دے، زما به دا ګزارش وی، او که زما او ستا په وس کښې وی، ډیرې خبرې ما لیدلې دی چې مونږ او ستاسو وس کښې نشته دی، مونږ اقتدار کښې یو خو اختیار زمونږ نشته دے، که زمونږ اختیار وی، راځئ چې نن به عزم اوکړو، راځی چې خبرې شروع کړو، وخت به مقرر کړو خو اول مونږ او تاسو خپله کښې کښینو، د خبرې تعین اوکړو چې دا ما څوک وژنی، زما کورونو کښې څوک دهماکې کوی؟ دا خبره خو لږه معلومه کړو۔ زما به دا ګزارش وی چې څومره زر تر زره کیږی، مذاکرات مونږ نن نه مخکښې وئیلی دی چې مذاکرات اوشی۔ اوس هم وایو چې مذاکرات اوشی خو زر تر زره اوشی چې دا نور خلق مړه نه شی۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سکندر شیر پاؤ، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان {سینئیر وزیر (آبپاشی وتوانائی)}: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دلته کښې کافی جذباتی خبرې اوشوې او واقعی زمونږه صوبه د ډیرې مودې نه د ډیر سختو حالاتو نه تیر شوې ده۔ دلته کښې مونږه لیدلی دی د خلقو وینې په روزانه بنیاد باندې توئیږی او دا سلسله روانه ده او واقعی د هر چا جذبات په خپل ځائے باندې بالکل صحیح دی ځکه چې دې تکلیف نه مونږه روزانه تیریږو لګیایو خو جناب سپیکر، د دې به هم دا خیال ساتو چې دا مسئله

صرف اوس زمونږه یوائې نه ده، دا د دې ټول ملک مسئله ده۔ که نن مونږ دا وایو چې دا صرف زمونږه مسئله ده او اسلام آباد کښې ناست کوم خلق چې دی، هغوی د دې نه مبراء دی نو دا داسې هم نه ده جناب سپیکر، دیکښې دا ټول، زما خو به دا خواست وی چې دې اسمبلئ نه مونږه دا آواز اوچت کړو چې په اسلام آباد کښې هغه خلق چې دے، هغه دې خبرې نه پوهه شی چې دا اور چې نن دلته کښې لګیدلے دے، دا داسې نه ده چې دا به صرف دلته کښې زمونږه په دې خاوره باندې هر وخت لګیدلے وی، که دا اوس دې طرف ته توجه ور نه کړې شوه، د دې مر کولو د پاره کوششونه او نه کړې شو نو دا اور چې دے دا به سبا په اسلام آباد کښې به هم لګی او دا په نور ځایونو کښې به هم لګی۔ نن جناب سپیکر، که مونږه اوګورو په کراچئ کښې واقعات کیږی، په بلوچستان کښې واقعات کیږی، زمونږه په قبائلو کښې واقعات کیږی، جناب سپیکر، دا ټوله زمونږ د ټولو مشترکه مسئله ده۔ که دلته نه دا خبره کیږی چې مرکزی حکومت له پکاره ده چې یو پالیسی واضحه کړی، هغه په دې بنیاد باندې چې دا د ټول ملک مسئله ده او په هغې کښې مونږ به دا غواړو چې هغوی د صوبې نه هم تپوس اوکړی، زمونږه څو پورې چې آواز په هغې کښې شامل نه وی، هغوی د دې مسئلې حل نشی راویستلے۔ مرکزی حکومت که یو قدم اخلی، صوبائی حکومت به ورسره لس قدمه اخلی، د امن راوستلو د پاره هر قسم کوشش به کوی جناب سپیکر، (تالیاں) نو جناب سپیکر، زه په دې باندې حیران یم چې بعضې خلق دلته پینځه کاله حکومت کښې هم پاتې شو، د هغوی واک اختیار وو، اوس چې دے، نن راپاڅی او لا زمونږه میاشت نه ده شوې، مونږه طرف ته ګوتې اوچتوی۔ زه د هغوی نه دا تپوس کوم چې دې پینځه کالو کښې تاسو دا مسئله حل نه کړه (تالیاں) او لا زمونږ هغه لحاظ سره میاشت نه ده پوره شوې، تاسو زمونږ په اوږو باندې دا شے راړوئ نو دا داسې نه ده، دا زمونږ د ټولو مشترکه مسئله ده، دا به حل کوؤ او دا که د دهشتګردئ خبره ده نو زه ورته دا وئیل غواړم چې دا د 1970ء نه مونږه ګورو لګیا یو په دې صوبه کښې د 1970ء نه واقعات کیږی لګیا دی، دلته کښې دهماکې کیږی نو که بیا دغه کوؤ بیا به دا

ټول هغه وخت نه به راوالو، هغه وخت نه به حالاتو ته ګورو چې بهئ هغه وخت کښې د چا، څوک د چا په لاسونو کښې استعماليدل او د چا چا د پاره دلته کښې لګياوو کارونه ئے کول (تالیاں) جناب سپيکر، دا د عالمي طاقتونو جنګ دے، د هغوی د مفاداتو جنګ دے او په هغې کښې مونږه پښتانه ګير شوی يو۔ دلته کښې داسې هغه قوتونه چې د کومو دا خيال دے چې بس دا پښتانه چې دی، دا به ديکښې استعماليږی نو هغوی ته هم زه دا وايم چې Enough is enough، د پښتنو وينه چې ده نور نه دی توئيدل پکار، مونږه غواړو چې دلته کښې امن راشی او د هغې د پاره چې دے هر قسم کوشش د پاره مونږه تيار يو جناب سپيکر۔ زه به اخره کښې هم دا به زما به ټولو ته خواست وی چې ديکښې به پوائنټ سکورنګ ته نه ځو، ديکښې به سياست ته نه ځو، دا زمونږ د ټولو مشترکه مسئله ده، که نن زمونږه ده، پرون ستاسو وه، سبا به ستاسو وی، بل ورځ به زمونږه وی، دا زمونږه د ټولو، که ديکښې د چا دا خيال وی چې يره مونږه ترې نه مبراء يو نودغه دغه سلسله نشته، په دې باندې کښيناستل پکار دی او د دې د مسئلې د حل طرف ته کوشش کول پکار دی۔ که مونږه په ديکښې پريوځو چې يره دا مونږه پرون کوشش کړے وو او نن دغه نه کوو، دا به مونږه مشترکه ټول يو ځائے کيږو او دې ځائے نه يو آواز سره چې مونږه دې ځائے نه راپاځو او دا اووايو چې يره مونږه دلته کښې امن غواړو، مونږه دلته کښې د امن د کوششونو د پاره يو، يو مثے يو نو هله به دا ميسج ښه ځی۔ جناب سپيکر، زه ستاسو ډير مشکور يم چې دې ايشو باندې تاسو ما له موقع راکړه چې زه خبرې اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کونسیچنز آور' جو ہے، تو اس میں میرے خیال میں صرف Fifty minutes میرے پاس رہ گئے ہیں تو ایسی صورت میں یہ بہت مشکل ہو جائے گا۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت ہو تو بات کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو مسئلہ اس وقت ایوان میں ڈسکس ہو رہا ہے، واقعتاً یہ مسئلہ اس وقت ہمارے پورے صوبے، پورے ملک کا مسئلہ ہے اور ہم روزانہ واقعات کو تو ڈسکس کرتے ہیں لیکن ہم مسئلے کی اصل جڑ کی طرف نہیں جا رہے۔ جناب سپیکر، پہلے بھی یہ باتیں بہت ہو چکی ہیں اس ایوان میں، ہمارے روز لوگ مساجد میں، مدارس میں، عام Public places پہ، امام بارگاہوں میں اور ہماری سیکورٹی فورسز پر روزانہ قتل و غارت گری ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، اصل میں بات یہ ہے کہ ہم دہشتگردی کی اس جنگ میں سرفہرست اور ہر اول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ہم ایک War میں ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس بات کو سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ یہ جنگ ہماری اپنی جنگ ہے یا ہم پرائیوں کی جنگ لڑ رہے ہیں اور کیا اس جنگ میں حکمت عملی ہماری اپنی ہے؟ یہ حکمت عملی ہمارے ہاتھ میں ہے ہی نہیں سرے سے، ہم اس کیلئے سوچ ہی نہیں سکتے۔ مذاکرات کی بات روز ہو رہی ہے کہ مذاکرات ہونے چاہئیں اور مذاکراتی عمل بھی ہوتے رہے، ہمارے امن جرگے بھی بنائے گئے، آٹھ آٹھ، نو نو مہینے اس پہ محنت ہوئی اور وہ جرگے بیٹھے بھی اور جب مذاکرات کی طرف جانے لگے تو ایسے ٹائم پہ ڈرون حملے ہوئے، اور ولی الرحمان کو قتل کر کے جو مذاکرات کی میز پہ بیٹھنا چاہتا تھا، مذاکرات کرنا چاہتا تھا، تو ان مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کیلئے ڈرون حملہ ہوا جناب سپیکر، تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ڈورن حملے کے بھی مخالف ہیں، ہمارے ملک اور اس کی خود مختاری پر یہ حملہ ہوتا ہے، وہ تمام دھماکے جو ہمارے اس پختونخوا صوبے میں ہوتے ہیں، ہم اس کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں لیکن ہمیں جانا ہو گا اصل مسئلے کی طرف، کہ یہ جنگ ہم اپنی جنگ کیسے بنا سکتے ہیں؟ اور ہم دہشتگردی کی اس جنگ سے کیسے نکل سکتے ہیں، بین الاقوامی دہشتگردی کی اس جنگ سے ہم اپنے پاکستان کو کیسے نکال سکتے ہیں؟ اور خاص طور پر ہمارے صوبے کی یہ ضرورت ہے، سارے دھماکے ہمارے صوبے میں ہو رہے ہیں، لوگ قتل ہو رہے ہیں، بلوچستان اور کراچی میں بھی ہو رہے ہیں لیکن ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ ہم اس دہشتگردی کی جنگ سے نکلیں، ہم اس جنگ کو اپنی جنگ سمجھیں، ہم اس کی حکمت عملی خود بنا سکیں۔ یہ ہمارے اختیار میں ہو اور ہم اس پہ بیٹھ سکیں، مذاکرات کی طرف جا سکیں اور مذاکراتی عمل کے ذریعے ہم ان مسائل کو ختم کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اگر جنگ ہو گی تو پھر جنگ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کو بدلے میں ریوڑیاں نہیں دیں گے، وہ پھول آپ کو

پیش نہیں کریں گے، یہی دھماکے روز ہونگے لیکن ہمیں بجائے اس روز کے دھماکوں میں الجھنے کے اصل جڑ کی طرف جانا چاہیئے تاکہ ہم اس مسئلے کو حل کر سکیں۔ ہمیں مذاکرات کی طرف جانا چاہیے، مذاکرات ہی وہ عمل ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں لیکن ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہمارے پاس یہ اختیار بھی ہے، ہم اپنی اس جنگ کی حکمت عملی خود بھی طے کر سکتے ہیں، ہم مذاکرات بھی کر سکتے ہیں، مذاکرات کے ذریعے ہم وہ نتائج بھی حاصل کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے لوگوں کو امن دے سکیں؟ روز قتل وغارت گری ہو رہی ہے اور ہم ان کو کیا دے رہے ہیں بدلے میں، سوائے اس کے کہ ہم بیٹھ کے پھر ایک ڈسکشن ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے پہ الزامات لگا دیتے ہیں لیکن اس سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ آپ کی حکومت ہے، اس مسئلے میں ہم آپ کے ساتھ ہیں، حکومت کو مرکزی حکومت سے بات کرنی چاہیئے، ان کا مسئلہ ہے یا آپ کا مسئلہ ہے لیکن آج یہاں پہ جتنی بھی قتل وغارت گری ہو رہی ہے اور روز جو قتل ہو رہے ہیں، یہ آپ کا بھی مسئلہ ہے، ہمارے صوبے کا بھی مسئلہ ہے، ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو احسن طریقے سے کیسے پورا کر سکتے ہیں؟ تو ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنا ہے، ان کو ساتھ لیکر، مرکزی حکومت کے لوگوں کو ساتھ لینا ہے اور ہمیں بیٹھنا چاہیئے اور پھر ہم مذاکرات کی طرف کیسے جا سکتے ہیں، ہمیں بنیادی چیزوں پر بحث کرنا ہو گی، ڈسکس کرنا ہو گی، تب جا کر ہم کسی مثبت نتائج کی طرف جا سکتے ہیں۔ اگر یہ نہیں ہو گا تو یہی حالات ہونگے اور ہم دیکھتے رہیں گے اور روز ہوتے رہیں گے لیکن اب ہم یہ برداشت بھی نہیں کر سکتے، سن بھی نہیں سکتے، دیکھ بھی نہیں سکتے کہ روز یہ مسئلہ ہو اور ہم اس کو برداشت کریں، تو یہ اب ہماری برداشت سے بھی باہر ہے اور یہ مسئلہ، اب یہ نہیں ہے کہ ہم مرکز پر ڈالیں اور صوبہ اپنے آپ کو بری الذمہ کرے، یہ نہیں ہو سکتا، ہمیں ذمہ داری لینا ہو گی اور ہمیں کسی ٹھوس اقدامات کی طرف جانا ہو گا۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ، تھینک یو۔

<u>اراکین</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Respectable Members! Question`s Hour will expire at 4:44 p.m. and all Questions shall then be considered as answered. In such a way the right of Members for asking Question will not be meaningful.

تو اس لئے میری ریکویسٹ ہے کہ ٹائم تقریباً ضائع ہو رہا ہے 'کوئسچنز آور' کا، تو پھر یہ یہی ہوگا اور میں یہی کہتا ہوں کہ 'کوئسچنز آور' کے بعد تو پھر آپ لوگوں کو موقع دے دیتے ہیں جی، 'کوئسچنز آور' کا بہت شارٹ ٹائم ہے، بہت شارٹ ٹائم ہے، اس کے بعد موقع دے دیتا ہوں۔

جناب گل صاحب خان: جناب سپیکر! ډیره ضروری خبره کول غواړم که تاسو اجازت را کړئ پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز گل صاحب خان! ایک منٹ میں جلد بات ختم کریں، پلیز۔

جناب گل صاحب خان: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا زمونږ یو مسئله ده، ډیره زیاته اهم ده۔ وزیر اعلیٰ صاحب خو شته نه نو سینیئر منسټر صاحب ناست دے، سراج الحق صاحب، شیرپاؤ صاحب هم ناست دے، زمونږ په کرک کښې پرون نه بله ورځ یو طوفان راغلے وو چې د هغې په لړ کښې کم از کم ډیرھ سو کسان بچې چې دی، واړه زخمیان شوی دی، دومره غټه غټه ږلئ وه، یو یو فټ او ټول هلته کښې کمرې د خلقو غورزیدلې دی، ټول انفراسټرکچر تباه شوے دے، کهمبې لاندې په زمکو پرتې دی، د دوه درې کالو مسئله ده نو مونږ سراج الحق صاحب ته دا درخواست کوؤ چې د دې د پاره چرته یو سپیشل ټیم واستوی هلته کښې چې هلته کوم نقصان شوے دے، د هغې خلقو د هلته امداد اوشی او چې کوم نقصان شوے دے چې د هغې تخمینه راته اولګوئ چې هغه مسئله حل شی هلته کښې۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Deputy Speaker: 'Qusetion`s Hour':-----

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: Excuse me، آپ کو ٹائم دوں گا، تھوڑا انتظار کریں جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور': جناب زرین گل صاحب، کوئسچن؟

* 02 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 12-2011اور13-2012 میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ضلع تورغر کیلئے گریڈ 1 تا 16 کی مختلف آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی جس پر تعیناتیاں بھی عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تعیناتیاں مروجہ پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کیلئے جن اخبارات میں مشتہر کیا گیا تھا، ان اشتہارات کی نقول فراہم کی جائیں نیز مشتہر نہ ہونے کی صورت میں وجوہات بیان کی جائیں؛

(ii) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی شدہ امیدواروں کے مکمل کوائف فراہم کئے جائیں، نیز فی الوقت گریڈ ایک تا سولہ کی خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب جمشید الدین (مشیر برائے آبکاری ومحاصل) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن خیبر پختونخوا نے مالی سال 12-2011 میں ضلعی دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تورغر کیلئے گریڈ 1 تا 17 کی آسامیاں محکمہ خزانہ سے منظوری کے بعد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ (محکمہ خزانہ کا مراسلہ نمبر BO-II/FD/11-31/E&T/2010-11 مورخہ 20-04-2011 ملاحظہ ہو)۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ تعیناتیاں گریڈ 1 تا گریڈ 17 حکومت کی منظور شدہ تعیناتی پالیسی کے تحت ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ضلع تورغر میں عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ج) (i) اخباری اشتہار برائے بھرتی کی نقل ایوان میں فراہم کی گئی۔

(ii) گریڈ 12 تا بالا آسامیوں پر بھرتی بذریعہ صوبائی پبلک سروس کمیشن عمل میں لائی جاتی ہے اور اس سلسلے میں صوبہ بھر میں تمام خالی آسامیوں پر بھرتی کیلئے پبلک سروس کمیشن میں ریکوزیشن پہلے ہی جمع کرائی جاچکی ہے جبکہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر (بی پی ایس-07) اور کانسٹیبل (بی پی ایس-05) کی آسامیوں پر بھرتی شدہ اہلکاروں کے کوائف:

دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

I۔ آفاق اسلم، اسسٹنٹ سب انسپکٹر (بی ایس۔7)

ولدیت	تاریخ پیدائش	تعلیمی قابلیت	پتہ	تاریخ تقرری
حاجی زرار خان	23-03-1984	ڈی کام	محلہ خان بہادر مانسہرہ	12-03-2012

II۔ زر بادشاہ، کانسٹیبل (بی ایس۔5)

ولدیت	تاریخ پیدائش	تعلیمی قابلیت	پتہ	تاریخ تقرری
معروف شاہ	15-05-1987	ایف ایس سی	کمسیار	08-02-2012

III۔ عتیق الرحمان، کانسٹیبل (بی ایس۔5)

ولدیت	تاریخ پیدائش	تعلیمی قابلیت	پتہ	تاریخ تقرری
غازی خان	12-05-1987	ایف اے	منگاری ضلع تورغر	08-02-2012

جناب زرین گل: ډیره مننه۔ محترم سپیکر صاحب، په دیکښې ما تپوس کړے وو محکمه ایکسائز اینډ ټیکسیشن نه چې (الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال ,12-2011 13-2012 میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے ضلع تورغر کیلئے گریڈ 1 تا 16 کی مختلف آسامیوں کی منظوری دی تھی جن پر تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی ہے؟ دوئ وائی چې 'جی ہاں' ،دوئ وائی چې ګریډ ایک نه واخلئ 17 پورې، بیا ما (ب) باندې، آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تعیناتی مروجہ پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے؟ دوئ وائی 'جی ہاں' گریڈ 1 تا 17 کی منظور شدہ تعیناتی پالیسی کے تحت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ضلع تورغر میں عمل میں لائی گئی۔ ما د دې تپوس کړے دے چې تاسو ما له د دې نقل راکړئ د اشتهار، بیا دوئ وئیلی دی جواب کښې چې گریڈ 12 تا بالا آسامی و بھرتی بذریعہ پبلک سروس کمیشن عمل میں لائی جاتی ہے اور اس سلسلے میں صوبہ بھر میں تمام خالی آسامیوں پر بھرتی کیلئے پبلک سروس کمیشن میں ریکوزیشن پہلے ہی جمع کرائی جاچکی ہے جبکہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر گریڈ-07، کانسٹیبل گریڈ-05 کی آسامیوں پر بھرتی شدہ اہلکاروں کے کوائف برائے ملاحظہ لف (پ) ہے۔ محترم سپیکر صاحب، په دیکښې زمونږ د حکومت سره یو معاهده شوې وه، جناب سپیکر صاحب، د هغې معاهدې تحت چې کوم دے نو دا اووئیل چې بهائی څه بهرتی کیږی په تور غر کښې، هغه به د تور غر مقامی خلق بهرتی کیږی۔ دوئ په دیکښې اووئیل چې بهائی دا ایکسائز اینډ ټیکسیشن د

ګریډ 12 نه واخلي په بره چې ځې دا به پبلک سروس کمیشن کوی، د دې نه خکته چې دی ګریډ 7، 5 چې دے، دا به لوکل بهرتی کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، ما په دیکښې د دوئ نه تپوس کړے دے چې کوم دا د دوئ دی، ما له د دې مکمل کوائف را کړئ۔ اوس په دیکښې اسسټنټ سب انسپکټر چې کوم بهرتی شوے دے، دوئ چې کوم ما له کوائف را کړی دی محترم سپیکر صاحب، هغه آفاق اسلم، اسسټنټ سب انسپکټر ګریډ 7، د پلار نوم ئے دے حاجی زرار خان، تعلیمی قابلیت ډی کام، محله خان بهادر مانسهره۔ محترم سپیکر صاحب، دا خو د دې نه پته لګی چې دا خو د ضلع تور غر نه دے، دے خو د ضلع مانسهره سړے ځنګه د ګریډ 7 دلته ئے راوستے دے؟ بیا د هغې نه پس هغه ګریډ 5 چې دے، زر بادشاه ولد معروف سید، دا د کمیسار، دا امکان لری چې دا د هغه ځائے دے۔ دریم نمبر عتیق الرحمان کانسټیبل چې دے، عتیق الرحمان ولد غازی خان چې دے، د ده زه د ډومیسائل، د ده د شناختی کارډ فوټو سټیټ کاپی او ورسره چې کوم آفاق اسلم دے، هغه سب انسپکټر، زه د دوئ ډومیسائل او شناختی کارډ کاپی غواړم جی، ستاسو په وساطت ما له د دا یقین دهانی وزیر صاحب را کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون و پارلیمانی امور)</u>: تھینک یو، سر۔ انہوں نے جو معلومات مانگی تھیں، وہ تو ان کو فراہم کی جا چکی ہیں، بہر حال جن شناختی کارڈ نمبرز کے حوالے سے یہ کہہ رہے ہیں، وہ انشاء اللہ میں یہیں سے محکمے کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ بھی معزز ممبر صاحب کو فراہم کئے جائیں اور ساتھ یہ جس معاہدے کا ذکر کر رہے ہیں، وہ ہمارے نوٹس میں نہیں ہے کیونکہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں زونل کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے، اس میں ایک کوٹہ ہوتا ہے، کچھ ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹیں ہوتی ہیں اور اگر اس قسم کا کوئی معاہدہ ان کے ساتھ ہوا ہے پچھلی گورنمنٹ کا، تو وہ معاہدہ ہمارے سامنے لے آئیں، پھر متعلقہ محکمے کے ساتھ اس کو Take up کر لیں گے کیونکہ جو مروجہ پالیسی ہے اپوئنٹمنٹ کی، وہ تو سب کے سامنے ہے، واضح ہے کہ 01 تا 04 جو ہوتی ہیں، ان کو لوکل تسلیم کیا جاتا ہے، اس سے اوپر جو ہوتی ہیں، اس میں اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے یا ڈسٹرکٹ کیڈر ہوتا ہے یا زونل ہوتا ہے، تاہم اگر ممبر صاحب کے نوٹس میں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

جناب زرین گل: سپیکر صاحب! که معاهده نه وی هم شوې نو آیا ضلع تور غر دا حق نه لری چې د گریډ 5 او گریډ 7 کس چې کوم دے ، دا د مقامی بهرتی شی؟ سر، دا زما ضمنی سوال دے۔

وزیر قانون: سر، جہاں تک میری معلومات ہیں، محکمہ ایکسائز میں زونل کا اپنا طریقہ کار ہے اور جو 07 سکیل کی ان کی پوسٹ ہوتی ہے، وہ ڈسٹرکٹ کیڈر میں نہیں آتی ہے۔ جہاں تک انہوں نے 05 سکیل کے متعلق کہا ہے تو وہ میں محکمے سے پوچھ لونگا لیکن چونکہ یہ فریش کوسچن ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ ممبر صاحب کو محکمے کے ساتھ میں بٹھالونگا اور ان کے جو اس کے متعلق Apprehensions ہیں، انشاءاللہ ان کو دور کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ جناب زرین گل صاحب، پلیز۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! وزیر صاحب دا اووئیل که دا د هر دغه دے ، دا لگیدلے د ضلع تور غر د پاره ، آیا ضلع تور غر کښې دومره څوک نشته چې د گریډ 7 د نوکرئ د پاره هغه قابلیت لری؟ زه دا تپوس کوم۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں تو رولز کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، ان کے جو خدشات ہیں، وہ اپنی جگہ پہ، لیکن محکمہ نے ایک تو یہ اپوائنٹمنٹس جو ہیں، یہ ہم سے پہلے ہو چکی ہیں اور دوسرا اگر اس میں ممبر صاحب کو کوئی مزید بھی تفتیش کرنی ہے، کوئی معلومات کرنی ہیں تو میں تو ان سے یہی استدعا کر رہا ہوں کہ محکمے کو بٹھا کر یہ جو بھی معلومات چاہیں گے، وہ انشاءاللہ فراہم کردینگے۔ میری گزارش ہوگی کہ اس پر ڈسکشن لمبی ہو رہی ہے اور اگر ہم محسوس نہ کریں اور اگلی طرف چل پڑیں۔

Mr Deputy Speaker: Ji, Zareen Gul Sahib, next, Question No. 3.

* 03 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ضلع تورغر کیلئے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنا انتظامی فنڈ مختص کیا گیا تھا؛

(ب) ہر دو سالوں میں مذکورہ فنڈ کن کن مدات میں خرچ کیا گیا، خرچ شدہ فنڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ضلع تور غراب تک کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کر چکا ہے، نیز رجسٹریشن کی مد میں کتنا ٹیکس وصول کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب جمشید الدین (مشیر برائے آبکاری و محاصل) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ضلع تور غر کیلئے برائے مالی سال 12-2011 اور مالی سال 13-2012 کیلئے مبلغ 24 لاکھ 41 ہزار 146 روپے انتظامی اور غیر انتظامی فنڈ مہیا کیا گیا۔

(ب) خرچ شدہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اسٹیبلشمنٹ چارجز	آبجیکیٹو کوڈ	بجٹ	خرچ
1	بیسک پے آفیسر	AO1101	186280	134193
2	سٹاف	AO1151	667450	193220
3	ٹوٹل پے		853730	327423
4	ریگولر الاؤنسز			0
5	ہاؤس رینٹ	AO1202	150780	56779
6	کنوینس الاؤنس	AO1203	125670	100615
7	ایڈہاک ریلیف 2010	AO120X	345680	106919
8	میڈیکل الاؤنس	AO1217	120540	46696
9	ایڈہاک ریلیف 2011	AO121A	198466	29581
10	ایڈہاک ریلیف 2012	AO121M		54646
11	یو اے اے	A01233	210480	46000
12	سب ٹوٹل الاؤنسز		1151616	441236
13	جی۔ ٹوٹل چارجز		205800	52200
14	کمیونیکیشن	A03	13000	0
15	پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف	A03201	3000	0
16	ٹیلیفون اینڈ ٹرنک کالز	A03202	10000	0
17	یوٹیلیٹیز	A033	10400	0
18	الیکٹرک سٹی	A03303	10000	0
19	ہاٹ/کول ویدر چارجز	A03304	400	0

0	400	A034	اکوپینسی کاسٹ	20
0	400	A03402	رینٹ فار آفس بلڈنگ	21
52200	120000	A038	ٹریول اینڈ ٹرانسپورٹیشن	22
52200	70000	A03805	ٹریول الاؤنس	23
0	50000	A03807	پی او ایل چارجز	24
0	62000	A039	جنرل	25
0	10000	A03901	سٹیشنری	26
0	2000	A03907	ایڈورٹائزنگ چارجز	27
0	50000	A03970	ادرز	28
2263300	230000	A09	فیزیکل اسسٹز	29
77000	80000	A09203	آئی ٹی ایکویپمنٹ	30
49300	50000	A09601	پلانٹ اینڈ مشینری	31
100000	100000	A09701	پرچیز آف فرنیچر	32
0	30000	A13	ریپئر اینڈ مینٹی ننس	33
0	30000	A13001	ٹرانسپورٹ	34
1047159	2441146		گرینڈ ٹوٹل	

(ج) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ضلع تورغر نے 13-06-15 تک 8 گاڑیوں کی رجسٹریشن کی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مزید برآں رجسٹریشن کی مد میں مبلغ 37 ہزار 674 روپے اور ٹوکن ٹیکس کی مد میں مبلغ 16 ہزار 345 روپے وصول کئے گئے ہیں۔

تفصیل رجسٹرڈ گاڑیاں ضلع تورغر

انجن نمبر	چیسز نمبر	گاڑی کی ساخت/قسم	محکمہ جات	نمبر شمار
2KDU093494	KUN15R-9450950	ٹویوٹا پک اپ	میونسپل کمیٹی تورغر	1
2KDU101676	KUN15R-9451022	ایضاً	فنانس، پلاننگ	2
2KDU088489	KUN15R-9450378	ایضاً	سی اینڈ ڈبلیو	3
2KDU097094	KUN15R-9450957	ایضاً	ایکسیئن، سی اینڈ ڈبلیو	4
2KDU103408	KUN15R-9451020	ایضاً	ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر	5

6	ڈسٹرکٹ زکوۃ آفیسر	ایضاً	KUN15R-945142	2KDU151927
7	ضلع ایجوکیشن آفیسر	ایضاً	KUN15R-9451027	2KDU100941
8	ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر	ایضاً	KUN15R-941146	2KDU120374

تفصیل محصولات از مورخہ 17 جون 2013ء، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر ضلع تورغر

نمبر شمار	مد	وصول شدہ رقم
1	BO2801	Rs. 376374
2	BO2803	Rs. 16345/-
ٹوٹل		Rs. 392719/-

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! په دیکښې ما دا تپوس کړے وو چې ضلع تورغر کیلئے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنا انتظامی فنڈ مختص کیا گیا تھا؟ نو دوئ جواب را کړے دے ، ما جی دیکښې دغه کړے دے چې دیکښې بعضې څیزونه چې کوم Purchase دوئ کړے دے ، زه دا تپوس د دوئ نه کول غواړم چه د Purchasing د پاره د دوئ Tendering او د دې Purchasing څه Mechanism دے ؟ زه د دې تپوس کوم ، هغه په دیکښې درج نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: جو سوال ہے میرے خیال میں جواب تو کافی واضح ہے، اگر ممبر صاحب اس میں کسی مندرجات سے اتفاق نہیں کرتے تو وہ بتادیں تاکہ میں ان کی تصحیح کر سکوں۔

جناب زرین گل: مثلاً چې تاسو د دفتر د پاره سامان اخلئ، Equipments اخلئ نو د دې د Purchasing څه Mechanism وی؟ څه شے وی څه Tendering وی، څه کوټیشن وی، څه شے وی؟

وزیر قانون: سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے اس کوسچن میں Purchasing کا کوئی ذکر نہیں ہے جی۔

وزیر قانون: سر! اگر یہ پوائنٹ آؤٹ کرلیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر! یہ ہمارے کافی سینیئر ممبر صاحب ہیں، میری گزارش یہ ہوگی کہ جو ایک عام طریقہ کار ہے، وہ یہ ہے کہ DDO کی Powers جو ہوتی ہیں، وہ Devolve ہو جاتی ہیں، کچھ ان کی Limit ہوتی ہے کوٹیشن کی، اور اس سے اوپر جو ہوتا ہے وہ Tendering ہوتی ہے تو ممبر صاحب سے اس سلسلے میں بھی میں یہی کہونگا کہ اگر ان کو کسی Purchase کے متعلق کوئی خدشہ ہے تو وہ پوائنٹ آؤٹ کر لیں لیکن اس کیلئے میرے خیال میں دوبارہ کوئی فریش کوسچن لانا پڑیگا اور یا یہ بہتر ہوگا کہ جب محکمے کے ساتھ بیٹھیں گے تو اس چیز کو بھی وہیں پر Deal کر لینگے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Janab Zareen Gul Sahib, next Question?

جناب زرین گل: سوال نمبر 20۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: نمبر 18، کوسچن نمبر 18۔

ایک رکن: کوسچن نمبر 18۔

جناب زرین گل: بنه سر، دیکبنې زما عرض دا دے جی چې دې محکمه جنګلات والو د تورغر د پاره د 29 اسامو منظوری ورکړې وه۔۔۔۔

(شور)

اراکین: سوال نمبر 18، 18۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 18۔

جناب زرین گل: بنه جی 18، 18 ,I am sorry Sir دا د وزیر مال۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر مال۔

جناب زرین گل: سوال نمبر 18۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 18 _ جناب زرین گل: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ مال ضلع تورغر میں نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ مال میں گریڈ 1 تا 16 تک نئی آسامیوں، تقرریوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے؛

(ii) جن آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں۔ اس میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے؛

(iii) بھرتیوں کیلئے طے شدہ طریقہ کار کیا تھا، نیز اخبار میں دیئے گئے بھرتی کے اشتہارات کی کاپی، امیدواروں کی میرٹ لسٹ کی نقول اور امیدواروں کے مکمل کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب علی امین خان (وزیر مال)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) سال 2011-12 جس وقت کالا ڈھاکہ کو ضلع تورغر کی حیثیت دی گئی تو محکمہ مال دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر، ریونیو اور ان کے ماتحت دفاتر کیلئے 26 آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی، سال 2012-13 میں کوئی آسامی منظور نہیں ہوئی۔ گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	بنیادی سکیل	تعداد آسامی
1۔	ڈسٹرکٹ آفیسر (R&E)	بی ایس 18	01
2۔	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (R&E)	بی ایس 18	02
3۔	تحصیلدار	بی ایس 17	01
4۔	ڈسٹرکٹ قانونگو	بی ایس 14	01
5۔	نائب تحصیلدار	بی ایس 14	02
6۔	تحصیل دفتر قانونگو/ گرداور	بی ایس 11	01
7۔	اسسٹنٹ	بی ایس 14	01
8۔	کمپوٹر آپریٹر	بی ایس 12	03
9۔	تحصیل اکاؤنٹنٹ	بی ایس 07	01

10۔	پٹواری	بی ایس09	03
11۔	ڈرائیور	بی ایس04	01
12۔	چوکیدار	بی ایس01	02
13۔	باورچی	بی ایس01	01
14۔	نائب قاصد	بی ایس01	04
15۔	سویپر	بی ایس01	02
	کل آسامیاں		26

(ii) سیریل 1تا6 کی آسامیوں کو صوبائی حکومت نے بذریعہ ٹرانسفر پر کیا تھا جبکہ دیگر آسامیوں کی تقرری کیلئے اشتہارات اخباروں میں دیئے گئے تھے۔ جن پر امیدواروں کا تحریری امتحان، انٹرویو، کلاس فور کے صرف انٹرویو ڈیپارٹمنٹل پروموشن و سلیکشن کمیٹی نے منعقد کئے، نیز اس ضمن میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھ کر امیدواران کی تقرریاں کی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	سکنہ	پوسٹ
1	عاطف رحمان	کنڈر حسن زئی	اسسٹنٹ
2	محمد خلیل	مہابرہ مداخیل	کمپیوٹر آپریٹر
3	فیصل لطیف	بلکوٹ نصرت خیل	کمپیوٹر آپریٹر
4	عالمگیر خان	ٹیگرام حسن زئی	کمپیوٹر آپریٹر
5	عقیل احمد	جرید بالاکوٹ	پٹواری
6	طفیل انجم قریشی	بفہ مانسہرہ	پٹواری
7	طاہر خان	ادینہ صوابی	پٹواری
8	سید ظہیر شاہ	خاکی مانسہرہ	تحصیل اکاؤنٹنٹ
9	شیر نواب خان	دلیاڑی اکازئی	ڈرائیور
10	موفی احمد	جدبابسی خیل	نائب قاصد

11	اشفاق	شگی بسی خیل	نائب قاصد
12	شیر بہادر	بمبل اکازئی	نائب قاصد
13	یاسین خان	جد بابسی خیل	نائب قاصد
14	شریف زادہ	منجاکوٹ مداخیل	کک
15	محمد سراج	کنداکازئی	کک
16	رشید احمد	ڈھیراکوٹ	سویپر

(iii) انتہائی شفاف طریقے سے ڈیپارٹمنٹل پروموشن و سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کے مطابق میرٹ پر بھرتیاں کی گئی ہیں، نیز اخبارات میں بھی اشتہارات دیئے گئے تھے۔

جناب زرین گل: سرا! دې سلسلې کښې دا جی ما ته چې کوم دے د بھرتو او د فنډ د دې، دا د گریډ 1 نه واخلې 14 پورې دا د کمشنر آفس کښې د دې بھرتی شوې وه، زه جی ستاسو په وساطت د دوئ نه د دې اوریجنل ډومیسائل او شناختی کارډ فوټو کاپئ مطالبه کوم جی چې دا د ما ته مهیا کړے شي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر علی امین، ریوینو منسٹر، پلیز۔

جناب علی امین خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ ان کا جو کوسچن ہے جناب، اس میں جو بھرتیوں کے حوالے سے کہا گیا ہے تو جو ہماری پالیسی ہے، ہمارے محکمے کی، اس کو ہم دیکھ لیں گے اور اس کے مطابق جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈومیسائل اور Law میں کوئی ایسی بات ہے کہ ڈومیسائل وہیں کا ہونا چاہیئے جو کچھ میرٹ پہ لوگ بھرتی ہوئے ہیں، اس کو ہم چیک کرلیں گے سب کو، اس کے بعد ان شاءاللہ ان کے جو تحفظات ہیں، وہ Clear کر دینگے ان کو، اس میں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو تو ایک کمیٹی بنالیں گے، پھر اس پر اگر کوئی غلط ہوا ہے، اس کے اندر تو ان شاءاللہ۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! د سوال دریم جز کښې تاسو اوگورئ چې بھرتیوں کا طے شدہ طریقہ کار کیا تھا، نیز اخبار میں دیئے گئے بھرتی کے اشتہارات کی کاپی امیدواروں کی میرٹ لسٹ کی نقول اور امیدواروں کے مکمل کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؟ جواب کښې جی دوئ لیکی

چه، "انتہائی شفاف طریقے سے ڈیپارٹمنٹل پروموشن و سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کے مطابق میرٹ پر بھرتیاں کی گئیں ہیں نیز اخبارات میں بھی اشتہارات دیئے گئے ہیں۔ زرین گل لالا چې کوم شیان غوښتي دی، هغه خو غالباً دې جواب کښې شته نه جي، هغه څکه دوئ ورنه د اخبار تراشه غوښتې ده، د امیدوارو مطلب دا دے چې میرټ لسټ ئے ترې غوښتے دے او د هغو مکمل کوائف ئے غوښتي دی، هغه نشته دے په جواب کښې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، علی امین خان، پلیز۔

<u>وزیر مال</u>: اس کے اندر جی کچھ ڈیٹیل جو Available ہے۔ وہ ان کو مہیا کر دی گئی ہے اور باقی جو انہوں نے ڈومیسائل مانگا ہے تو اس کا بھی ان کے سوال میں کوئی ذکر نہیں ہے، وہ ڈومیسائل وغیرہ کا تو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>مفتی سید جانان</u>: سر، زه دا سې وایم چې په سوال کښې ئے لیکلی دی چې بھرتیوں کا طے شدہ طریقہ کار کیا تھا، نیز اخبار میں دیئے گئے بھرتی کے اشتہارات کی کاپی، امیدواروں کی میرٹ لسٹ کی نقول، جواب کښې جي دوئ لیکي چې انتہائی شفاف طریقے سے ڈیپارٹمنٹل پروموشن و سلیکشن کمیٹی کی سفارشات کے مطابق میرٹ پر بھرتیاں کی گئی ہیں، د سوال جي جواب مکمل نه دے، لکه دے سړی ورنه کوم شیان غوښتي دی، هغه نشته دی جي۔

<u>وزیر مال</u>: آپ بیٹھ جائیں نا، ذرا ایک منٹ سن لیں نا سر، ذرا پوری بات سنیں گے تو پتہ چلے گا نا۔

<u>مفتی سید جانان</u>: جی۔

<u>وزیر مال</u>: ذرا پوری بات مکمل ہو گی تو بات آپ کو سمجھ آئے گی۔ اس میں جناب، یہ اس کے ساتھ اخبار "مشرق" کا ایڈورٹائزمنٹ بھی لگا ہوا ہے، اس کے اندر اور اس کے علاوہ جو ان کی وہ میرٹ والی پوری لسٹ ہے، وہ بھی اس میں لگی ہوئی ہے ساتھ، آپ اس کو چیک کر لیں، اس میں یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں، اس میں 1 تا 6 جو لکھا ہوا ہے، یہ سر، آپ میری بات سن نہیں رہے ہیں تو پھر سوال کر لیتے ہیں آپ، ذرا میری بات بھی سنیں، پھر آپ کہیں گے کہ مجھے سمجھ نہیں آئی، تو اس کے اندر ایسا ہے کہ اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو انہوں نے ابھی مزید ڈیٹیل میں کی ہیں تو اس میں ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کو دیکھ لیں گے، جو ہماری پالیسی ہے،

اس کو ہم دیکھ لیں گے، اس میں کوئی بھی چیز ایسی ہوئی ہو جو ٹھیک نہیں ہے تو ان شاء اللہ اس میں ہم اس کو چیک کر کے اس کو ہٹا دینگے لیکن ابھی جو ہوا ہے اس کے اندر، وہ باقاعدہ اشتہارات بھی اخبار میں آئے ہوئے ہیں اور جو پالیسی تھی، اس کے مطابق انہوں نے ٹیسٹ بھی لیے ہیں، انٹرویوز بھی لیے ہیں اور باقی جو کچھ کے انٹرویوز نہیں ہوئے، کلاس فور کے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو پروموشن والی کمیٹی ہے تو انہوں نے ہی ان کا انٹرویو کیا ہے اور سلیکٹ کیا ہے، تو اس میں باقاعدہ میرٹ کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ باقی اگر کوئی ایسی چیز آئے گی سامنے تو ان شاء اللہ اس کو Clear کر دینگے، ہم مزید آپ کو۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Next, Zareen Gul Sahib, please.

جناب زرین گل: ډیره شکریه. محترم سپیکر صاحب، سوال نمبر 20۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 19۔

جناب زرین گل: دا خو 20 دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 19۔

جناب زرین گل: ښه جی ښه، دا سوال نمبر 19۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 19 _ جناب زرین گل: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی بجٹ 12-2011 اور 13-2012 میں محکمہ مال ضلع تورغر کو انتظامی اخراجات کیلئے فنڈز مختص کئے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ مال ضلع تورغر کے انتظامی اخراجات کیلئے فراہم شدہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز خرچ شدہ رقوم کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) صوبائی بجٹ 12-2011 اور 13-2012 میں محکمہ مال ضلع تورغر کا انتظامی فنڈ بصورت Non-salary budget منظور ہوا تھا۔

(ب) سال 12-2011 میں خرچ شدہ اخراجات اور فراہم شدہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Head	Budget	Expenditure
01	Postage & Telegraph	10000	Nil
02	Telephone & Trunk calls	40000	13300

03	Law charges	10000	Nil
04	Transport	100	Nil
05	Electricity	70000	Nil
06	Hot & Cold	300000	300000
07	Traveling Allowance	450000	398499
08	Transportation of goods	50000	39832
09	POL charges	700000	480338
10	Office stationary	100000	30519
11	Printing & Publication	25000	Nil
12	News Paper	10000	Nil
13	Publicity & Advertisement	50000	Nil
14	Others	100000	36235
15	Uniform & Liveries	5000	Nil
16	Machinery & equipment	300000	Nil
17	Furniture & Fixture	200000	93063
18	Repair & Transport	150000	19650
19	Repair of Machinery	30000	11250
20	Repair of Furniture & Fixture	10000	Nil
Total Non Salary		**1608200**	**1152686**

سال 2012-13 کے اخراجات کا گوشوارہ اور بجٹ کی تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی۔

جناب زرین گل: سر، د دې نه مطمئن یم، Not pressed۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Next، جناب زرین گل صاحب۔

* 20 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تورغر کو ضلع کا درجہ دینے کے بعد سالانہ بجٹ 2011-12 اور 2012-13 میں تورغر کیلئے نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ضلع کیلئے کل کتنی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی، نیز ان آسامیوں پر بھرتی کیلئے کونسا مروجہ طریقہ کار وضع کیا گیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کی تعداد کی تفصیل گریڈ 1 تا 16 تک فراہم کی جائے، نیز تاحال خالی آسامیوں کی تفصیل بھی دی جائے؛

(iii) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے شریک امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ کے ساتھ کامیاب امیدواروں کے مکمل کوائف بھی فراہم کئے جائیں؛

(iv) آیا طے شدہ میرٹ قوانین کے خلاف مذکورہ بھرتی کرنے سے اس پسماندہ علاقے کے اہل نوجوانوں کی حق تلفی نہیں کی گئی ہے؟

الحاج ابرار حسین (وزیر ماحولیات) {جواب سینیئر وزیر (آبپاشی) نے پڑھا}: (الف) تورغر کو ضلع کا درجہ بحوالہ نوٹیفیکیشن نمبر Rev:VI/Tourghar/2938-3077، مورخہ 15-02-2011 کو دیا گیا اور سالانہ بجٹ 12-2011 اور 13-2012 میں تورغر فارسٹ ڈویژن کیلئے کل 29 آسامیوں کی منظوری دی گئی۔

(ب) (i) تورغر کو ضلع کا درجہ ملنے کے بعد تورغر فارسٹ ڈویژن کیلئے کل 29 آسامیوں کی منظوری دی گئی، تمام تقرریاں میرٹ کی بنیاد پر پر کی جائیں گی۔

(ii) دفتر میں سرکاری امور چلانے کیلئے 06 اہلکار دوسرے دفاتر سے تبدیل کرکے لائے گئے جبکہ 06 آسامیوں پر عارضی طور پر بھرتی کی گئی۔ تاحال 29 آسامیاں خالی ہیں کیونکہ دوسرے دفتروں سے تعینات کیا گیا سٹاف واپس کیا جائے گا۔

(iii) خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے حکومت کے مجوزہ طریقہ کار کے تحت اخبار میں اشتہار آنے کے بعد ٹیسٹ شروع تھے کہ حکام بالا کی ہدایت پر بھرتی کو موخر کیا گیا، لہذا نہ ہی میرٹ لسٹ بنی اور نہ ہی بھرتی کی نوبت آئی۔

(iv) اخباری اشتہار کے مطابق تورغر کے اہل نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ (اشتہار کیلئے روزنامہ 'مشرق' مورخہ 20-04-2013 ملاحظہ ہو)۔

جناب زرین گل: سر دیکبنې ما تپوس کړے دے چې تورغر کو ضلع کا درجہ دینے کے بعد سالانہ بجٹ 12-2011 اور 13-2012 میں تورغر کیلئے نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؟ دوئ وائی چې

او ٹھیک دہ، کل 29 آسامیوں کی منظوری دی گئی۔ جناب سپیکر صاحب! بیا ما دا تپوس کڑے دے چې مذکورہ ضلع کیلئے کل کتنی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی، نیز ان آسامیوں پر بھرتی کیلئے کونسا مروجہ طریقہ کار وضع کیا گیا تھا؟ دوئ لیکلی دی چې 29 آسامیانو منظوری شوې دہ او تمام تقرریاں میرٹ کی بنیاد پر کی جائیں گی، یعنی کړې ئے نہ دی خو 'کی جائیں گی' بیا چې کوم دے "مذکورہ آسامیوں اور بھرتی شدہ افراد کی تعداد کی تفصیل گریڈ 1 تا 16 تک فراہم کی جائے، نیز تاحال خالی آسامیوں کی تفصیل بھی دی جائے؟" دوئ دا لیکلی چې مونږ یو هم نہ دے بھرتی کړے پہ 29 آسامو کښې لیکن بل طرف تہ جی دې تہ اوگورئ چې ما لہ جواب راکوی چې "دفتر میں سرکاری امور چلانے کیلئے 6 اہلکار دوسرے دفاتر سے تبدیل کرکے لائے گئے جبکہ 6 آسامیوں پر عارضی طور پر بھرتی کی گئی۔" محترم سپیکر صاحب، دلتہ اشتهار چې دے، پہ دیکښې ئے لیکلی دی، "درخواستیں مطلوب ہیں۔ صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کی بھرتی پالیسی کے مطابق ریگولر/کنٹریکٹ کی بنیاد پر جو ضلع تورغر، متعلقہ ضلع کے علاقائی شہریت کے حامل افراد سے درخواستیں بمراد بھرتی جو کہ آسامی کے سامنے درج قابلیت پر پورا اترتے ہوں، مطلوب ہیں" اوس یو طرف تہ دا وائی چې دا 29 اسامئ مونږ پہ کنټریکټ، بل طرف تہ مونږہ تہ وائی چې دا کنټریکټ چې دے، دا مونږ بھرتی کړی نہ دی خو شپږ مونږہ عارضی بھرتی کړی دی۔ محترم سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت زہ تپوس د متعلقہ وزیر صاحب نہ چې دا کنټریکټ او عارضی کښې څہ فرق دے ؟ مونږہ خو کنټریکټ دا گڼو چې دا یعنی پہ څہ شرائطو باندې شویدی نو دوئ وائی چې دا سیټونہ خالی دی، 29، مونږہ لا نہ دی بھرتی کړی خو مونږہ شپږ عارضی بھرتی کړی دی، نو دا عارضی بھرتی او کنټریکټ بھرتی کښې څہ فرق دے ؟ زہ دا تپوس کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سکندر شیرپاؤ، پلیز۔ رشاد خان، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب محمد رشاد خان: جو سال کوئسچن میں بتائے گئے ہیں، انہی سالوں میں شانگلہ میں بھی اسی طرح کی بھرتیاں کی گئیں اور میرے خیال سے سنگین خلاف ورزی ہوئی ہے قواعد وضوابط کی، پوسٹوں کو خالی کیا گیا

اور بہت جلد ان کو دوبارہ بھرا گیا، پھر انکے کہیں اور ٹرانسفر کئے گئے اور دوبارہ بھرتیاں کی گئیں، تو میری درخواست ہو گی منسٹر صاحبان سے کہ اس کو، میری منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ وہ اس کو کُسچن کو کمیٹی کو ریفر کریں، میرے خیال سے موؤر بھی، زرین گل صاحب بھی مطمئن ہونگے کہ یہ کو کُسچن جب کمیٹی میں جائیگا اور ابھی سر، مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ابھی کمیٹیاں بنی ہیں یا نہیں بنیں؟ یہ بھی ذرا مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر شیر پاؤ، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی)}: جناب سپیکر! ډیره مهربانی جی۔ څو پورې چې جناب سپیکر صاحب، د رشاد خان کوئسچن دے نو هغه فریش کوئسچن دے جی، دوئ د کوئسچن راوړی او په هغې باندې مونږه د محکمې نه به جواب راواوغواړو او د هغې مطابق چې دوئ څنګه وائی هغه شان به دوئ مونږه مطمئن کړو۔ د زرین ګل صاحب چې کوم سوال دے جی، واقعی تورغر ډیره پسمانده علاقه هم ده او چونکه نوې ضلع جوړه شوې ده نو هغې کښې بیا دا نوے فارسټ ډویژن هم هغې لحاظ سره جوړ شو او دا نوی پوستونه پکښې Create کړی شو، هغې کښې هغه وخت سره د دفتر یکدم جوړولو د پاره او کار روانولو د پاره د بعضې نورو دفترو نه خلق دې ته ټرانسفر کړے شوی وو، 29 پوستونه موجود دی، ما محکمې نه اوس هم تپوس کړے دے، هغوی وائی چې 29 په 29 پوستونه موجود دی او هغې کښې که اشتهار کښې هم دوئ اوګوری نو هغې کښې دا لیکلی دی چې ترجیح به مونږه تورغر له ورکوؤ، نو دغې باندې به بالکل عمل کیږی او که دوئ مطمئن نه وی، زه به وروستو محکمې والا سره دوئ کښېنوم چې څنګه دوئ وائی، هغه شان به مونږه کوؤ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب سلیم خان صاحب، ایم پی اے 07-01 اور 2013-07-02، جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے 2013-07-01 اور 2013-07-02، جناب ارباب جہانداد خان

صاحب، ایم پی اے 2013-07-01، محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ 2013-07-01 اور 02-07-2013، جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے 2013-07-01 اور 2013-07-02، جناب سردار مہتاب احمد خان صاحب، اپوزیشن لیڈر 2013-07-01، جناب ضیاء الرحمن صاحب، ایم پی اے 01-07-2013، جناب شاہ محمد خان، ایم پی اے 2013-07-01۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The Motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Malik Behram Khan, MPA, please.

رسمی کارروائی

جناب بہرام خان: محترم سپیکر صاحب! زه د دې ایوان او د ذمه دارانو خلقو توجه دې خبرې ته راګرځول غواړم چې زما په حلقه PK- 93 کښې په دیر بالا کښې په دریائے پنجکوړه باندې د مخکښې نه پلونه جوړ شوی وو، Wooden پل وو، پکښې د لرګو پلونه وو چې هغه د بد قسمتئ نه درې کاله مخکښې دریائے پنجکوړه کښې اوبه راغلې او هغه ئے یوړل او هغه پلونو باندې بیا خلقو په اپنی مدد آپ باندې چیئر لفټ، زانګوګانې اولګولې۔ مونږه مخکښې هم د پارلیمانی پارټئ اجلاس کښې هم دا خبره خرګنده کړې وه، د خپلو ذمه دارو او وزیر اعلیٰ صاحب او سینیئر منسټر صاحب په مخکښې مو هم کړې وه چې دغه زانګوګانې او کومې رسئ چې لګیدلې دی چې په دغه باندې د سکول ماشومان او په دغې باندې زنانه او بیماران په دریائے پنجکوړه باندې پوریوځی راپوریوځی او دا امکان شته دے چې دا رسئ اوشلیږی او دا خلق د سیند او د اوبو شکار شی۔ هغه خبره زمونږه صحیح ثابت شوه او په 29 تاریخ، چې دا په 30 جون باندې په مشرق اخبار کښې هم راغلی دی او په 'آج' اخبارکښې هم راغلی دی، په 'ایکسپریس' کښې هم راغلی دی چې "واڑی صاحب آباد میں چیئر لفٹ گرنے سے پانچ افراد دریائے پنجکوڑا میں ڈوب گئے، دریائے پنجکوڑا عبور کرتے ہوئے چیئر لفٹ کی رسی ٹوٹ گئی دو افراد جاں بحق اور تین کو زخمی حالت میں بچالیا گیا" د دې تفصیل، وخت ډیر زیات کم دے نور تفصیل ته ضرورت نشته خو هغه درې کسان چې کوم په زخمی حالت کښې ویستی دی،

هغه یو کس اوس هم کوم چې په دې مړو کښې شامل دے، هغه د دې اخبار مطابق هغه کس تر اوسه پورې نه دے موندے شوے۔ زما ذمه دارو کسانو ته دا درخواست دے چې کوم کسان اوبو وړی دی، هغه کسانو د پاره معاوضه مقرر کړې شی او کوم چې زخمیان دی، هغوی ته د هم مقرر کړې شی او د دغه شهداء په خاطر باندې د چې کوم زمونږه نور ځایونو باندې رسئ لګیدلې دی چې د خال د بازار پل دے، د ملک آباد اخګرام پل دے، رسئ ده او د صاحب آباد د کومې نه چې دا کسان غورزیدلی دی او صدیق آباد چې هلته اوس هم په هغه رسو باندې خلق پوریوځی را پوریوځی، د سکول ماشومان او زنانه او بیماران پکښې پوریوځی، زما دا درخواست دے چې په دغې باندې د د Wooden پل منظوری ورکړې شی د لرګو، څنګه چې مخکښې وو (تالیاں) ځکه هغه دریاب، سیند پنجکوړا وړی دی او د دې سره سره مې دا درخواست هم دے چې په واړئ سب ډویژن او تحصیل خال کښې کوم باران او برلئ چې شوې ده، د هغې د وجې نه ټول لنک روډونه چې هغه ټول بند شوی دی، چې هغه یونین کونسل شیر پلم کښې، په تورمنګ کښې۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب بہرام خان نو زمونږه کوم روډونه چې اوس په دغه حلقه کښې د طوفان او د برلئ د او د ملبو، چې باران ملبې راوړې وی چې په هغې کښې د روغانو درې روډ، د شیر فلم، تورمنګ دره، کارو دره، نیاګ دره، سلطان خیل بالا دره، اوسوړئ دره چې د هغې روډونه اوس هم د ملبو د وجې نه بند دی او هلته کښې هغه ملبې صفا نه شوې، خلق اپنی مدد آپ باندې لګیا دے خو د هغوی پرې څه وس نه ورځی، دغه خلق اوس هم دس او پندره کلومیټر پیاده ځی، زما دی ذمه دارانو کسانو ته درخواست دے چې د ملاکنډ ډویژن کمشنر ته او د دیر بالا ډی سی ته د اووئیلې شی چې هلته کښې ټریکټرې اولیږی، هلته کښې نور دغه اولیږی او هغه روډونه آزاد کړې شی، هغې ملبې لرې کړې شی، هلته کښې د خلقو زندګی په هغه پخوانی دور، ټائم باندې راشی۔ زه د سپیکر صاحب او د دې

ټول ایوان د ممبرانو صاحبانو شکریه ادا کوم چې هغوی ماله ټائم راکړو۔
والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سراج الحق صاحب سے گزارش کرتاہوں کہ ملک صاحب کو اگر کوئی Reply ہو سکے تو۔

جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! دو معزز ممبران اسمبلی نے بات کی ہے، ایک محترم خٹک صاحب نے کرک میں طوفان کے حوالے سے کہ وہاں پر بجلی کے کھمبے جو ہیں، وہ گر گئے ہیں اور طوفان نے کئی گھروں کو نقصان پہنچایا ہے اور لوگ متاثر ہو گئے ہیں اور ملک بہرام خان نے بھی ایک پل ٹوٹنے کی بات کی ہے، جس سے لوگ بھی گر گئے ہیں اور شہید بھی ہو گئے ہیں، پانچ افراد شہید ہو گئے ہیں۔ تو میں عرض کرنا چاہتاہوں کہ کرک کے ڈی سی او کو ہم یہاں سے پیغام دیتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ایکسیئن کو ساتھ لیکر وزٹ کرلیں اور جتنی بھی تاریں خراب ہو گئی ہیں، ایمرجنسی بنیادوں پر ٹھیک کرلیں، جو نقصانات ہو گئے ہیں، ان کا Estimate بنا کر اگر وہ خود نہیں دے سکتے تو فوری طور پر کیس بنا کر صوبائی حکومت کو بھیجیں۔ اور جناب ملک بہرام صاحب کے حلقے میں جو نقصان ہوا ہے تو وہاں بھی ڈی سی او Responsible ہے اور کمشنر بھی، کہ فوری طور پر وہاں پر اپنے عملے کو بھیجیں اور جو رسی ٹوٹ گئی ہے، اس کا تو فوری طور، دونوں علاقے ایک دوسرے سے بالکل دریا کی وجہ سے جدا ہو رہے ہیں، لوگوں کا آنا جانا مشکل ہو گیا ہے، تو جناب سپیکر! جہاں تک پل کی تعمیر ہے، وہ تو ان شاءاللہ تعالیٰ مستقل بنیادوں پر کی جائیگی لیکن فوری طور پر اس کی مرمت کا حکم صوبائی حکومت دیدیتی ہے اور باقی جو لوگ اس میں شہید ہو گئے ہیں تو ان کے حوالے سے بھی ضلعی انتظامیہ کو یہاں سے Advice ہم کرتے ہیں کہ ان کا کیس بھی بنا کر ہمیں بھیجے تاکہ ان کو صوبائی حکومت، اس کی تلافی تو نہیں ہو سکتی ہے لیکن کم از کم وہ ایک معاوضہ دیا جائیگا ان شاءاللہ تعالیٰ صوبائی حکومت کی طرف سے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف صاحب، پلیز۔ یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): جناب سپیکر، اسی قسم کے سیلاب یا خدانخواستہ Earthquake یا اس قسم کے Disasters کیلئے PDMA جیسا ادارہ بنایا گیا جو پہلے اس کی جو Activity تھی، وہ Confined تھی صرف ملاکنڈ ڈویژن تک لیکن ابھی وہ پورے صوبے پر Extend کر دی گئی ہے، چاہے کوئی سیلاب ہو، کوئی پل ٹوٹ جائے یا کوئی، جیسے Suspension bridge یا کچھ ہو تو ادھر PDMA کا کوئی نہ کوئی نمائندہ بیٹھا ہوگا، I am sure اگر نہ بھی بیٹھا ہو تو Concerned جو Civil servants بیٹھے ہیں، ہم ان تک یہ چیز پہنچائیں گے تاکہ فوری طور پر اس مسئلے کو حل کیا جائے اور ان کے پاس فنڈز بھی ہیں اور اسی مقصد کیلئے یہ محکمہ بنایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ جناب عارف یوسف ایڈوکیٹ، پلیز۔

جناب عارف یوسف: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ میرا سوال منسٹر ہائر ایجوکیشن سے ہے کہ 15 فروری 2013 کو جی ایک ہی شخص کو عبدالولی خان یونیورسٹی مردان اور اسی دن اسلامیہ یونیورسٹی پشاور کا وائس چانسلر بنایا گیا ہے، کیا پشاور میں کوئی ایسا پروفیسر یا ایسا کوئی شخص نہیں تھا کہ Sixty kilometers کے اندر ایک ہی شخص کو دو یونیورسٹیوں کا وی سی بنایا گیا ہے جی، اور دوسرا یہ جی کہ اسی وی سی نے اپنے گھر میں Election campaign کے دوران میٹنگز بلائی ہیں اور جلسے بھی کئے ہیں، باقاعدہ اس کا میرے پاس Full record اور Proof موجود ہے اور اس وقت جو پشاور یونیورسٹی، اسلامیہ یونیورسٹی ہے، وہ 200 ملین Deficet میں جا رہی ہے جی اور وہاں پر وہ ابھی تک، 15 فروری سے اب تک تقریباً 200 لوگوں کو بھرتی کر چکے ہیں جی اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ ابھی بھی بھرتی جاری ہے، اتنی ایمرجنسی اس وی سی موصوف صاحب کو ہے کہ ابھی بھی اس میں بھرتیاں ہو رہی ہیں اور کل اتوار کے دن بھی اس میں انٹرویو ہوئے ہیں جی اور اس میں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اسی وی سی موصوف صاحب نے ایک گرلز کالج میں ایک مرد پروفیسر کو وہاں کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ خود ہی انہوں نے اپنا نوٹیفیکیشن بھی کیا ہے اور دو ڈیپارٹمنٹس کا، اپنے ڈیپارٹمنٹس میں اپنا ہی نام دیکر خود کو چیئرمین بنایا ہے جی۔ یہ خود جو ہیں، آرکیالوجی کے پروفیسر ہیں اور موصوف نے فزکس کے چیئرمین کیلئے اپنا ہی نام لکھ کے چیئرمین بنا دیا ہے جی اور دوسرا ڈیپارٹمنٹ آف اردو کا بھی چیئرمین ہیں اس وقت، بیک وقت وہ چار جگہ کام کر رہے ہیں جی، دو

یونیورسٹیوں کے وی سی بھی ہیں بیک وقت اور دو ڈیپارٹمنٹس کے چیئرمین بھی ہیں اور اتنی سپیڈ میں وہاں بھرتیاں ہو رہی ہیں کہ اس میں اتوار بھی نہیں دیکھا، کوئی دن بھی نہیں دیکھا گیا، 15 فروری سے ابھی تک انہوں نے مسلسل میرے خیال میں اگر انہیں Count کیا جائے، میرے پاس ان کا مکمل Proof موجود ہے، کم از کم ابھی تک کوئی ساڑھے تین سو چار سو بھرتیاں کر چکے ہیں اور ابھی اور بھی کر رہے ہیں جی۔ یہ میرا ایک سوال ہے، اگر اس کا جواب دیں۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Mushtaq Ghani, for reply please.

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ کوئسچن تو نہیں ہے، یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ انہوں نے بات کی ہے اور جس میں بہت زیادہ انہوں نے الزامات لگائے ہیں اور اس کیلئے تو ایک کوئسچن کی ضرورت ہے تاکہ اس کو Concerned department کو بھیجا جائے اور اس کے سارے معاملات کو دیکھا جائے۔ جیسے یہ کہتے ہیں کہ دو یونیورسٹیز کے چانسلز ہیں، یہ تو خیر ہم سے پہلے پچھلی 15 فروری کو ہوا، اس کو بھی ہم ضرور دیکھیں گے اور جو انہوں نے یہ کہا کہ وہاں پہ اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں، اب یہ چونکہ یونیورسٹی کا Internal معاملہ ہے اور یہ بھی ہمیں دیکھنا ہو گا کہ کیا وہ رولز ریگولیشنز کو مد نظر رکھ کے اپوائنٹمنٹس کر رہے ہیں یا اس کو Violate کر کے کر رہے ہیں؟ لیکن ایک جو پوائنٹ انہوں نے یہ بتایا کہ وہ دو ڈیپارٹمنٹس کے چیئرمین بھی ہیں اور دو ڈیپارٹمنٹس کی Recruitment Committees جو بنی ہوئی ہیں For appointment، ان کی سب کمیٹی کے بھی وہ ممبر ہیں، تو یہ چیز دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ VC of the same university can set a sub-committee of that university for appointment purpose? تو یہ Enterprise detail investigation, so, I will request the honourable Member کہ وہ ہمیں ایک فریش کوئسچن دیں اور ہم اس کی ڈیٹیل پھر اس عرصے میں لے کے آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ عارف یوسف صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Written میں جو ہے، اپنا ایک Written میں دیں تاکہ آپ کو Properly جواب دیا جائے۔

جناب عارف یوسف: جناب سپیکر! اس کا Urgent matter جو ہے، وہ میں ان شاءاللہ بنالوں گا لیکن Urgent matter اس میں یہ ہے کہ فی الفور یہ جو بھرتیوں کیلئے آجکل انٹرویوز ہو رہے ہیں، ان کو بند کیا جائے اور جو پرانی ہیں، ان کو Null and void کیا جائے، وہ بھی ٹھیک ہے لیکن فی الفور جو آجکل بھرتیاں کر رہے ہیں بغیر کسی رولز ریگولیشنز کے اور جس میں اتوار کا دن بھی نہیں دیکھا، ٹائم بھی کوئی نہیں دیکھا جارہا، ان کو فی الحال Immediately بند کیا جائے جی، پھر آگے جو Procedure ہے، کمیٹی کو بھیجا جائے، کمیٹی اس کے اوپر باقائدہ اپناوہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں، اس کے بعد ان شاءاللہ پھر Continue کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی کا جتنا بھی یہاں پہ سٹاف ہے، میں آپ کے توسط سے فنانس اور وزیر اعلیٰ صاحب نے چونکہ یہاں پہ ان کیلئے اضافی تنخواہوں کے جو بھی اعلانات کئے تھے جناب سپیکر صاحب، اور میری سیکرٹری فنانس سے خود بات بھی ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم 28 جون تک اس کو کر دیں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمارا یہ اسمبلی کا سٹاف اور یہاں پہ جتنے بھی ہمارے لوگ ہیں، سپیکر صاحب کیلئے، چیف منسٹر صاحب کیلئے، ہم سب لوگوں کیلئے دن رات کام کرتے ہیں، اس بات سے اندازہ لگائیں کہ رات کو دو بجے جاتے ہیں اور صبح چھ بجے پھر گھروں سے روانہ ہو جاتے ہیں اور یہاں پہ آکر سات بجے اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے لگتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، سندھ اسمبلی نے اپنے سٹاف کیلئے تین تنخواہوں کا اضافی اعلان کیا ہے، اگر وہ نہیں ہے تو ان کیلئے جو اعلانات چیف منسٹر صاحب نے کئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، کیونکہ یہ ڈائریکٹ آپ کے اور ہمارے سپیکر جو اسد قیصر صاحب ہیں، یہ ان کا سٹاف ہے تو جناب سپیکر صاحب، ان لوگوں کیلئے یہاں پہ کوئی رولنگ دیں فنانس والوں کو، کیونکہ فنانس والے بار بار باوجود اس کے کہ میری ان سے آٹھ نو دس دن پہلے بات ہوئی ہے لیکن ابھی تک وہ فائل گردش ہی میں ہے، اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، ایک دوسری بات ہے کہ نوشہرہ والی بات

میں نے کی تھی، وہ جس لڑکی کے چہرے پہ تیزاب (پھینکا گیا) تھا تو وہاں سے مجھے یہ جواب آیا تھا، منسٹر ہیلتھ نے کہا تھا کہ ان کو ہم نے ہاسپٹل میں بھی Hospitalise کیا ہے اور ان کو ہم نے پانچ لاکھ روپے کا چیک بھی دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پھر میں نے دوبارہ ان لوگوں سے بات کی تو میں یہ سمجھتی ہوں، اب مجھے نہیں پتہ کہ انہوں نے چیک کس کو دیا ہے؟ لیکن وہ چیک جو ہے یا وہ پیسے جو ہیں، وہ ابھی تک اس لڑکی کو جس پہ تیزاب پھینکا گیا ہے جناب سپیکر صاحب، اس کو ابھی تک نہیں ملا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بیچاری بے یار و مددگار ہے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ایک اور جو سیکشن ہے جو کہ ان تشدد کے واقعات جیسا کہ تیزاب کے متعلق، تو اس کیلئے قومی اسمبلی نے ایک ایکٹ پاس کیا تھا جس میں کہ سخت سے سخت ایکشن جو کہ Non bailable ہوتا ہے، وہ لگایا جاتا ہے، Violence against women جو ہے، تو اس کیلئے یہ سخت قانون لگایا جاتا ہے جبکہ وہ دونوں دفعات جو Non bailable دفعات ہیں، وہ نہیں لگی ہیں اور Bailable صرف ایک دفعہ لگا کے پولیس نے اپنی جان چھڑائی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، 51% کی ہم بات کرتے ہیں، ہمارے سینیئر منسٹر سراج الحق صاحب بات کرتے ہیں، ہمارے لئے الگ اسمبلی کی بات کرتے ہیں، ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ وہ ہمارے لئے اتنا سوچتے ہیں تو ہماری اسمبلی تو بعد میں بنے گی، پہلے ان عورتوں کو اگر ہم لوگ انصاف فراہم کر دیں اور ان لوگوں کا میرٹ پہ کام ہے تو اگر وہ ہو جائے تو جناب سپیکر صاحب، آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جعفر شاہ صاحب، پلیز۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ وقفہ سے پہلے یونیورسٹیز کی بات ہو رہی تھی تو میں ایک اچھی بات کہنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ شکریہ ادا کرتا ہوں ہائر ایجوکیشن کا، جو ایڈوائزر صاحب بیٹھے ہیں یہاں پہ، کہ وائس چانسلر انجنیئرنگ یونیورسٹی اور میڈیکل یونیورسٹی پشاور کہ وہ اس سال جو انٹری ٹیسٹ ہیں مالاکنڈ ڈویژن کیلئے، وہ سوات میں وہ ٹیسٹ لیں گے تو اس سے طلباء و طالبات پوری کمیونٹی کو بہت آسانی ہو گی، تو ایک تو یہ میں اسمبلی فلور پہ بتانا چاہتا تھا۔ دوسری بات ایک اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ریسکو 1122

،ابھی میری معلومات کے مطابق پچھلے تین مہینے سے، بلکہ چار مہینے سے جو Qualified director جس کیلئے ایک ایکٹ کی منظوری دی تھی Previous Assembly نے، تو اس میں ڈائریکٹر کیلئے ایک Qualification رکھی ہوئی تھی تو ابھی اس کا کوئی ڈائریکٹر نہیں ہے اور یہ بہت Important ادارہ ہے، ابھی سیلاب کے دن آنے والے ہیں تو میری سینئیر منسٹر صاحب سے اور سراج صاحب سے Specially میری ریکویسٹ ہوگی، یوسف ایوب صاحب سے کہ اس چیز پہ یہ غور فرمائیں اور اس کے ڈائریکٹر کی جلداز جلد تقرری فرمائیں، جو Qualification اس ایکٹ میں Under Section 10 دی ہوئی ہے تو یہ میڈیکل گریجویٹ ہو اور اس معیار پہ پورا اترتا ہو، تو یہ چیز بہت ضروری ہے کیونکہ تین مہینے سے وہ Acting charge پہ چل رہا ہے۔ تو میرے خیال میں اس کیلئے Full time جو Idea تھا کہ Full time اس کیلئے ڈائریکٹر کی تقرری جلداز جلد فرمائی جائے۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، جعفر شاہ صاحب۔ جناب شاہ حسین صاحب، Sorry، محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زه یو مسئله دلته دغه کومه زمونږه Reclamation workshop چې کوم دے جی، ګورنمنټ ورکشاپ د ټرانسفارمر مرمت کیدو د پاره جی، هغه صرف په نوښار ضلع کښې دے جی، زما ګورنمنټ نه هم، دا سراج صاحب هم ناست دے، زمونږ په ملاکنډ ډویژن کښې چې څومره، دا ایم پی ایز به ما سره متفق وی جی، چې څومره ټرانسفارمرې نن سبا Damage کیږی، هغه ټول لوډ په یو نوښار باندې دے نو زما دا یو ریکویسټ دے چې که تاسو چیف ایګزیکټیو پیسکو ته دا دغه اوکړئ چې یره پرائیویټ ورکشاپ، Reclamation workshop چې کوم وی جی د ټرانفارمر د مرمت د پاره، هغه په بنوں کښې شته دی، په پیښور کښې شته، Government criteria باندې هغه پوره دی، نور پرائیویټ ورکشاپس دی خو Payment ورته واپډا کوی جی، نو زما دا یو ریکویسټ دے چې په ملاکنډ ډویژن کښې د چکدرې په مقام باندې دا ورکشاپ جوړ شی، پرائیویټ ورکشاپ جی، نو یو خو به په نوښار ورکشاپ باندی دا لوډ کم شی جی او کم از کم زمونږ د ملاکنډ ډویژن چې څومره ضلعې دی جی، هغوی د ټرانسفارمرو د مرمت کیدو دا مسئله به زمونږ حل شی جی۔ نو زما دا یو ریکویسټ دے جی چې که تاسو

چیف ایگزیکټیو پیسکو ته اووایئ چې Private reclamation workshop جوړ شی د چکدرې په مقام، بونیر ته هم چکدره اسانه ده جی، ملاکنډ ایجنسئ ته هم دغه چکدرې د مقام رسائی اسانه ده جی، دیر ته هم اسانه ده، سوات ته هم، نو دا یو Main centre دے چکدره جی، نو که په دغه چکدرې په مقام دا Reclamation wokshop جوړ شو پرائیویټ جی او هغه بیا Government criteria پوره کوی جی، صرف Payment ورته واپډا کوی۔ نو زما دا یو ریکویسټ دے چې یره که چیف ایگزیکټیو پیسکو ته تاسو دغه اوکړو چې د چکدرې په مقام باندې دا ورکشاپ جوړ شی جی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>جناب مظفر سید</u>: جناب سپیکر صاحب، زه یو خبره کوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مظفر سید، پلیز۔

<u>جناب مظفر سید</u>: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ باچا صاحب چې کومه خبره اوکړه، زه غواړم دا چې زه ستاسو د دې ټول هاؤس تعاون غواړم او د دې سراج صاحب رهنمائی په دیکښې غواړو چې دا واقعی ډیره اهمه مسئله ده، سنګینه مسئله ده۔ په دې وخت کښې د وولټیج او په دې وخت کښې د ټرانسفارمر د سوزیدو دا یو داسې Burning issue ده چې په دې وخت کښې هر کور د دې نه په تکلیف کښې دے، که دا ورکشاپ واقعی دغلته جوړ شی نو د دې ټول ملاکنډ ډویژن لویه مسئله حل کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، دا اهمه مسئله ده او ضروری هدایات د په دیکښې جاری کړے شی۔

(تالیاں)

<u>Mr Deputy Speaker</u>: Ji, Siraj Sahib, please reply.

<u>جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}</u>: محترم سپیکر صاحب! جس طرح معزز ممبران نے بات کی ہے، اس وقت میرے خیال میں پورے صوبے میں سب سے بڑا مسئلہ ٹرانسفارمر کا ہے۔ کل مجھے ایک معزز ممبر نے بتایا کہ اب تک ان کی اپنی جیب سے اپنے حلقے میں کوئی 28 لاکھ روپے ٹرانسفارمر کی مرمت پر خرچ ہوئے ہیں، اب ظاہر ہے کہ ہر ممبر تو اس طرح کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا ہے اور پھر خاصکر سوات بونیر اور یہ جو اپر

دیراور چترال، یہاں جو ٹرانسفارمر خراب ہو جاتے ہیں تو اس کو ٹھیک کرنے کیلئے نوشہرہ لایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، کل میرے حلقے میں کوئی آٹھ ٹرانسفارمر خراب ہو گئے، آٹھ، اور پورا علاقہ اندھیرے میں، ایک زبردست مشکل سے، تو ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور ایسی جگہوں پر اس کی ورکشاپ تو ہونی چاہیئے جہاں پر لوگوں کیلئے آسانی ہو لیکن اس وقت چونکہ جس طرح محمد علی شاہ باچا اور مظفر سید ایڈوکیٹ نے کہا ہے، چکدرہ کے مقام پر یہ ایک پرائیویٹ ورکشاپ بالکل تیار ہے، ان کے ساتھ ایگریمنٹ ضروری ہے کہ ہو جائے تاکہ ان کیلئے آسانی ہو، کم از کم یہ جو چار پانچ اضلاع ہیں، باجوڑ سمیت، اس علاقے سے ان پانچ اضلاع کو فائدہ ہو گا۔ تو میں سپورٹ کرتا ہوں ان کو بھی اور آپ سے بھی یہی توقع ہے کہ آپ بالکل اس میں اپنی آواز شامل کرلیں تاکہ عوام کا ایک دیرینہ مسئلہ حل ہو جائے۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میرا خیال ہے، پرسوں I think کہ ان کے چیف ایگزیکٹیو آئیں گے، تمام پارلیمانی لیڈرز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ مل بیٹھ کے ان شاءاللہ اس پہ کوئی بات کرلیتے ہیں۔ پھر جی گیارہ بجے یہاں پہ جو ہے تو صوبائی اسمبلی میں بدھ کے روز چیف ایگزیکٹیو یہاں آئیں گے تو آپ سب سے استدعا ہے، Specially پارلیمانی لیڈرز سے۔

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Madam Uzma Khan, MPA, to please move her privilege motion No. 1, in the House. Madam Uzma Khan.

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ دور میں مختلف اخبارات میں روزانہ کی بنیاد پر خیبر بینک انتظامیہ کی طرف سے صوبہ بلکہ ملک بھر میں بینک آف خیبر کی نئی برانچوں کے قیام کو مشتہر کیا جارہا ہے جن کی تعداد تقریباً تا حال 70 برانچز تک پہنچ گئی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس، منعقدہ مورخہ 13-01-2011 کو قرارداد نمبر 430 متفقہ طور پر پاس کی تھی جس میں ضلع دیر پائین کی تحصیل ثمرباغ میں خیبر بینک کی نئی برانچ قائم کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ چونکہ تحصیل ثمرباغ کی حدود میں کثیر آبادی آباد ہے جس کیلئے صرف حبیب بینک کی ایک برانچ ناکافی ہے۔ مذکورہ

Unanimously passed قرارداد کے جواب میں محکمہ خزانہ کی طرف سے تحصیل ثمر باغ میں خیبر بینک کی نئی برانچ قائم کرنے سے معذوری ظاہر کی گئی ہے اور یہ تاویل دی ہے کہ چونکہ تیمر گرہ میں خیبر بینک کی اسلامک شاخ پہلے سے ہی کام کر رہی ہے جو ثمر باغ سے 36 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے لیکن تقریباً ایک سال گزرنے کے باوجود قرارداد پر عمل نہیں کیا گیا، حالانکہ صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط و طریقہ کار 1988 کی دفعہ 135 کے تحت کہ "اگر ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی جائے تو صوبائی کابینہ پر آئین کے آرٹیکل 130 کی شق (4) کے تحت لازم ہوگا کہ وہ اپنی اجتماعی ذمہ داری کے طور پر اس قرارداد پر عمل درآمد کرے۔" صوبائی محکمہ خزانہ اور خیبر بینک انتظامیہ کی طرف سے صوبائی اسمبلی کی Unanimously passed قرارداد پر تاحال مکمل عمل درآمد نہ کرنے اور محکمہ خزانہ کی طرف سے دو سطری جواب سے نہ صرف میرا بلکہ سارے ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں، لہذا صوبائی حکومت قرارداد نمبر 430 پر فوری عمل درآمد کر کے تحصیل ثمر باغ میں خیبر بینک کی شاخ قائم کرنے کیلئے ضروری اقدامات کرے اور ذمہ دار افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر! ڈیٹیل تو میں نے کافی پڑھ لی لیکن ہمارے علاقے میں جناب سپیکر، 36 کلومیٹر کے فاصلے پر یہ (خیبر بینک) ہے اور وہ پہاڑی علاقہ ہے۔ جناب سپیکر، 36 کلومیٹر اگر پشاور میں کچھ نہیں لیکن وہاں پر ایک بہت بڑا فاصلہ ہے اور جناب سپیکر، یہ کوئی عذر نہیں ہے، آپ پشاور میں دیکھیں، قدم قدم پر خیبر بینک کی کتنی برانچز ہیں اور 70 اس کے بعد، اس قرارداد کے بعد 70 نئی برانچیں بنائی گئیں لیکن صرف یہ ایک جو میں نے Propose کی، وہ نہیں بنائی گئی جناب سپیکر، تو میری سراج الحق صاحب سے ریکویسٹ ہوگی اور انہی کا حلقہ بھی ہے تو Kindly اگر وہ سپورٹ کریں گے تو I will be very thankful۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب سراج الحق صاحب پلیز۔

<u>جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}:</u> محترم سپیکر صاحب! یہ گزشتہ اسمبلی کی ایک قرارداد ہے متفقہ طور پر، اور میں محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ کے موقف کی تائید تو کرتا ہوں، بس اتنا ہے کہ ہماری اس قرارداد کے بعد محکمہ خزانہ نے سٹیٹ بینک کو وہ قرارداد بھیجی ہے اور اس قرارداد سے ان کو آگاہ بھی کیا گیا ہے

اور اب وہ پابند ہے کہ اس قرارداد پر عمل درآمد کرلے، تو میں سمجھتا ہوں کہ سٹیٹ بینک سے خود خیبر بینک نے بھی اجازت مانگی ہے کہ اس قرارداد کی روشنی میں بمقام ثمر باغ ہمیں ایک نئی برانچ کھولنے کی اجازت دی جائے تو جیسے ہی اس نے اجازت دی تو محکمہ خزانہ اور خیبر بینک اس مشترکہ قرارداد پر عمل درآمد کرانے کے پابند ہیں، اس کی نہ مخالفت کی ہے، نہ اس سے روگردانی کی ہے اور جس طرح اس فیصلے کا رخ ہے، اسی طرح سٹیٹ بینک کے ساتھ ہمارے خیبر بینک نے بھی اور محکمہ خزانہ نے یعنی کاغذات بھیجے، قرارداد بھی بھیجی اور امید ہے ان شاءاللہ تعالیٰ کہ جلد از جلد اس پر عمل ہو جائے گا۔ البتہ میں محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک استحقاق واپس لیں کیونکہ Already یہ مسئلہ Under process ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! چونکہ یہ ریزولیوشن Unanimously adopt ہوئی تھی، تقریباً ایک مہینے بعد ایک لیٹر مجھے ملا، اس میں Clearly یہ لکھا گیا تھا اور جب میں یہ پریولیج موشن Submit کر رہی تھی تو میں نے وہ Page بھی ساتھ Attach کیا تھا جو مجھے ملا تھا۔ وہ محکمہ خزانہ کی طرف سے جواب تھا اور اس میں یہی لکھا تھا کہ ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ 36 کلومیٹر کے فاصلے میں ایک برانچ موجود ہے۔ انہوں نے Clearly مجھے یہ Answer دیا تھا جناب سپیکر، اس کے بعد اسمبلی Dissolve ہو رہی تھی، وہ ٹائم ایسا تھا، پریولیج موشن تب سے میں نے سیکرٹریٹ میں جمع کرائی لیکن فلور پر آج آئی ہے جناب سپیکر، مجھے Clear جواب دیا گیا ہے کہ ہم یہ نہیں Implement کر سکتے اور یہ پیپرز میں نے جمع کرائے، سیکرٹریٹ کے پاس ہونگے، میں نے یہ پریولیج موشن کے ساتھ دیئے بھی تھے جناب سپیکر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): زہ یو خبرہ کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: سر، محترمہ کا جو Version ہے، وہ اپنی جگہ پر بالکل درست ہے لیکن اس میں سر، اس کے بعد Latest development یہ ہوئی ہے کہ آپ کی جو قرارداد تھی، اس کے Follow up میں Initially انہوں نے صرف اس وجہ سے Resist کیا تھا کہ جو Local level تھا، انہوں نے کہا کہ

Already وہاں اسلامک بینک کی ایک شاخ موجود ہے اور باقی جوان کا ایک Criteria ہوتا ہے، اس پر وہ پورا نہیں آرہا تھا لیکن چونکہ انہوں نے دوبارہ اس پر پھر پریویلج موشن موؤ کی تو محکمہ خزانہ نے، چونکہ بینک آف خیبر اپنا ایک طریقہ کار ہے، Mechanism ہے اور وہ ایک حد تک خود مختار ہے لیکن اسمبلی کی قرارداد کا لحاظ رکھتے ہوئے اور ان کی وہ پریویلج موشن، انہوں نے دوبارہ اس میں لیٹر کیا ہے اور ان کو کہا ہے کہ In any case آپ Approval کیلئے سٹیٹ بینک کو بھجوائیں اور وہاں سے منظوری کے بعد ہم اس کیلئے Arrangements کریں گے اور اس کا جو Subsequent letter ہے، وہ بھی میرے پاس موجود ہے، اگر وہ دیکھنا چاہیں تو میں ان کی تسلی کیلئے بھجوادیتا ہوں اور میری یہ گزارش ہوگی کہ چونکہ پریویلج موشن بھی، ابھی تک آپ کی کمیٹیاں بنی ہی نہیں ہیں، تو ویسے بھی مسئلہ تو Highlight کرنے کا تھا، وہ یقیناً Highlight ہو چکا ہے اور اس پر ایکشن بھی ہو چکا ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس پر زور نہ دیا جائے۔ تھینک یو جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب ایشورنس دیتے ہیں اور مجھے کوئی ایسی کارروائی کے کوئی پیپرز بھی دکھا سکتے ہیں کہ واقعی یہ سٹیٹ بینک کے ساتھ یہ مسئلہ Tackle ہوا ہے تو یقیناً میں اسی یقین دہانی کے ساتھ پریویلج موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

(تالیاں)

قراردادیں

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muzaffar Said, MPA and Ms. Uzma Khan, MPA, to please move their joint resolution No. 12, in the House, one by one. Mr. Muzaffar Said Khan, please.

جناب مظفر سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ سعودی عرب میں لاکھوں پاکستانی محنت کش اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے محنت مزدوری کرتے ہیں اور ملک خداداد پاکستان کو اربوں ڈالرز کا زرمبادلہ بھیجتے ہیں۔ اس وقت سعودی عرب میں لیبر قوانین کے تحت لاکھوں پاکستانی بے روزگار ہوگئے ہیں جسکی وجہ سے سعودی عرب میں پاکستانی انتہائی شدید ذہنی اور مالی مشکلات سے دوچار ہیں، لہذا یہ

اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ سعودی عرب میں لاکھوں پاکستانی محنت کش مزدوروں کے ساتھ انسانی ہمدردی کا اظہار کرکے سعودی حکومت سے درخواست کرے کہ وہ ان مزدوروں کو وہاں کام کرنے کی اجازت دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ چونکہ سعودی عرب میں لاکھوں پاکستانی محنت کش اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے محنت مزدوری کرتے ہیں اور ملک خداداد پاکستان کو اربوں ڈالرز کا زرمبادلہ بھیجتے ہیں۔ اس وقت سعودی عرب میں لیبر قوانین کے تحت لاکھوں پاکستانی بے روزگار ہو گئے ہیں جسکی وجہ سے سعودی عرب میں پاکستانی انتہائی شدید ذہنی اور مالی مشکلات سے دوچار ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ سعودی عرب میں لاکھوں پاکستانی محنت کش مزدوروں کے ساتھ انسانی ہمدردی کا اظہار کرکے سعودی حکومت سے درخواست کرے کہ وہ ان مزدوروں کو وہاں کام کرنے کی اجازت دے۔

جناب سپیکر، خیبر پختونخوا میں اور پاکستان میں دہشت گردی کا مسئلہ اسی وجہ سے بڑھ گیا ہے کہ یہاں بے روزگاری زیادہ ہے، اور یہ ہزاروں کی تعداد میں پاکستانی وہاں سے پاکستان آئیں گے تو لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن بہتر نہیں ہو گی، مزید بھی خراب ہو جائے گی اور ویسے بھی جناب سپیکر، ہمارے دیہاتوں میں کوئی انڈسٹریل زون نہیں ہے، کوئی دوسرا کاروبار نہیں ہے، کھیتی باڑی ہے اور یہی جناب سپیکر، سعودی عرب کی کمائی کی طرف دیکھتے ہیں اور وہاں سے بھیجتے ہیں، تو میری گزارش ہو گی کہ یہ ایوان ہمارے ساتھ Unanimously یہ پاس کرے تو بہت اچھا ہو گا۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Law Minister Sahib, please for reply.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): بالکل سر، ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): یہ مسئلہ ہمارے لئے بالکل بہت ہی اہم ہے اور اس خیبر پختونخوا میں جو بھی پیسہ ہے، سب سے زیادہ پیسہ ہمیں Foreign countries سے ہمارے مزدوروں کے ذریعے آتا ہے اور اس وقت ہماری مزدور برادری بالکل ایک عذاب سے گزر رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں، اس پر ہم نے نیشنل

اکنامک کونسل کے اجلاس کے دوران مسلم لیگ کے قائد جناب سرتاج عزیز صاحب سے بات کی تھی، پھر نواز شریف صاحب سے بھی اور ہمارا خیال تھا کہ ہم خیبر پختونخوا سے ایک پورا Delegation لیکر اپنے Foreign affairs کے منسٹر سے بھی بات کریں گے۔ بہر حال ان معزز ممبران نے جو قرارداد پیش کی ہے، ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں اور مرکز سے (تالیاں) بھی درخواست کرتے ہیں کہ اولین ترجیحات میں اس کو لے لیں، اس لئے کہ اگر ہمارے ان مزدوروں کو نکالا گیا تو یہاں ویسے بھی بدامنی ہے، کاروبار ٹھپ ہے، معیشت تباہ ہے، ادارے خراب ہوگئے ہیں، کارخانے بند ہوگئے ہیں تو ہمارے اوپر ایک غیر معمولی بوجھ اور آئے گا۔ تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل وقت کی آواز ہے کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: بالکل سپیکر صاحب! وزیر خزانه صاحب هم په دې باندې خبره اوکړله او دا په سعودی کبنې تقریباً د ډیر زیات وخت نه دا معاملات شروع دی ځکه چې هلته کوم Employers دی چې هلته ورته کفیل وائی، بیا چې کوم Employees دی، زمونږ ملازمین چې دی او د خوش قسمتئ نه په سعودی کبنې او بیا GCC کبنې ډیر زیات Mainpower چې دے، افرادی قوت چې دے، هغه زمونږ د صوبې دے او زمونږ د دې وطن زیات انحصار هم په هغه Remittances باندې دے۔ سپیکر صاحب! مونږ د دې قرارداد په ذریعه باندې ډیر پرزور سفارش مرکزی حکومت ته په دې شکل باندې هم کوؤ چې هلته چې کومه مسئله ده، هلته خو یو د رهائش هم ډیره زیاته مسئله وی او بیا داسې وی چې اکثر زمونږ کوم Employees د دلته نه تلی وی، د هغې Employers په

ویزو باندې تلې وی خو چونکه هغوی سره هلته کار نه وی او Working ورسره داسې نه وی نو بیا هغوی نورو ځایونو کښې کار کوی۔ خواست دا دے، درخواست دا دے مرکزی حکومت ته چې ډیر په سنجیدګئ سره، ډیر په سختئ سره په سعودی عرب کښې چې زمونږ د صوبې ثومره خلق دے چې په دې بابله ورسره خبره اوکړی او زمونږ د دې صوبائی اسمبلئ نه سعودی حکومت ته هم زمونږ ډائریکټ دا درخواست دے چې که مونږه اوګورو دې وطن ته، دې ملک ته غیر مذهبه خلق چې دے، غیر مذهبه خلق چې دے، هغه ډیر زیات مالی مرستې کوی او بدقسمتی بیا دا ده چې کوم زمونږه مسلمان ملکونه دی یا چې کوم زمونږه اسلامی ملکونه دی، که مونږ هغه Calculated figures را واخلو نو ډیره لویه بدقسمتی ده او ډیره زیاته د خفګان خبره دا ده چې هغه اسلامی ملکونه چې دی، هغوی مونږ سره مالی مرستې چې دی، هغه ډیرې زیاتې کمې کوی نو خواست کوؤ، درخواست مو د سعودی حکومت ته ډائریکټ هم د دې فورم نه دے چې مهربانی د اوکړی چې تر ثومره حده پورې کیدے شی چې هغه Working class خلقو ته اسانتیا راشی نو زما یقین دا دے دا به زمونږ د صوبې سره ډیره زیاته مهربانی وی، سپیکر صاحب۔ شکریه۔

Mr Deputy Speaker: Thank you ji. Mr.Zareen Gul, MPA, to please move his resolution No. 3, in the House. Mr Zareen Gul.

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! ډیره شکریه۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی اور وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ نیا ضلع تور غر اور سابق ضلع مانسہرہ سے ملحقہ صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقے کالا ڈھاکہ کی آئینی حیثیت میں 27 جنوری 2011 کو کی جانے والی تبدیلی کے بدلے وہاں کے عوام اور جرگہ مشران کی جانب سے حکومت کو 23 آئینی مراعات کے مشروط مطالبات پیش کئے تھے جو ملاکنڈ میں بھی رائج ہیں۔ اب صوبائی و وفاقی حکومت قبائل سے اپنے وعدوں کی پاسداری کرتے ہوئے ان 23 مطالبات کی منظوری کا نوٹیفکیشن جاری کرے۔

محترم سپیکر صاحب، زه لږ د دې پس منظر ته تلل غواړم، د دې Background ته۔ سپیکر صاحب، دا Black mountain، دې ته انګریزانو به Black mountain وئیل، هندوستانیانو به دې ته 'کوه سیاه' وئیل، په هزاره ژبه

کښې دې ته کالا ډهاکه وائی او پښتانه دې ته تور غر وائی۔ محترم سپیکر صاحب! 1626 کښې چې کوم وخت کښې په هندوستان کښې د دهلی په تخت جهګړا راغله نو ملکه نورجهان او د هغې د وروړ آصف، شاه جهان د هغې وروړ په تخت کښېنولو، په هغه دوران کښې زمونږ قبائلی مشرانو د هغه حالاتو نه فائده اوچته کړه او په دغه علاقه کښې ډومانومې یو آرین حکمران هغه ئے د هغې ځائے نه بے دخل کړو او په دغه علاقه ئے قبضه اوکړله۔ د 1626 نه واخلې یو سل یو پنځوس سال مونږه اندرونی طور باندې د مغلو په وخت کښې خود مختیاره وو، بیا شل کاله مونږه د درانو په وخت کښې خود محتاره وو، پنځوس کاله مونږه د سکهانو په وخت کښې خود مختاره وو، سل کاله مونږه د انګریزانو په وخت کښې خود مختاره وو او څلور شپیته کاله د پاکستان په دغه وخت کښې مونږه اندرونی طور خود مختاره وو۔ جناب سپیکرصاحب، د انګریز سره زمونږه د جهګړو نه پس چې کله انګریز په مونږه دا الزام اولګولو چې مونږه سید اسماعیل شهید او سعید احمد شهید ہندوستانی مجاهدینو له مونږه پناه ورکړې ده، په هغې کښې انګریز د دې قبائلو خلاف یو Campaign ئےLaunch کړو چې هغه ته Black Mountain expedition وائی۔ د دې Lunch کولو په تناظر کښې بیا زمونږه د انګریز سره معاهدې اوشوې۔ دا یو کتاب دے چې Treaties Engagements and Sanads, Volume No. I, covered the period upto 1930, based on Mr. C.U.Achison, Compilation Pertaining to Tribal Areas and Formers States، دیکښې زمونږ پهلا معاهده چې ده، هغه په 9جنوری 1864مداخیل ترائب سره اوشوه۔ دویمه معاهده زمونږه 12جنوری1864کښې د حسن زئی ترائب سره اوشوه۔ دریمه معاهده د انګریز په 9 نومبر1888کښې د حسن زئی ترائب سره اوشوه۔ څلورمه معاهده 19اکتوبر 1888کښې اوشوه۔ پینځمه معاهده 29مئ 1891کښې حسن زئی، اکازئی د دواړو ترائبز سره اوشوه۔ شپږمه معاهده 3 جون 1891کښې مداخیل ترائب سره اوشوه۔ اوومه معاهده چې کوم ده، هغه 12جون 1891کښې چغرزئی ترائب سره اوشوه۔ د دې نه پس د بیسویں صدئ په شروعات کښې جناب سپیکرصاحب، د بیسویں صدئ په شروعات کښې مونږه له انګریز Locally دا اختیار راکړو چې تاسو به د دې علاقې نظام یو قبائلی جرګې په طرز باندې چلوئ او په هغه کښې

تاسو به د British India Territories چې کوم دے ، د هغې Violationبه نه کوئ۔ Raid به نه کوئ، حمله به نه کوئ او د بریټش انډیا دشمن به ځان سره نه ساتئ او اندرونی طور باندې به مکمل بااختیاره یئ، ستاسو فیصلې به خپلې وی۔ جناب سپیکرصاحب! بیا په 1926کښې چې میاں گل عبدالودود گل شهزاده د سوات راپاځیدو او هغهRulerئے تسلیم کړو انګریز، نو بیا زمونږه خدشات پیدا شو نو انګریز زمونږه ضامن شو او هغه میاں گل والئ سوات سره زمونږه یو معاهده اوشوه او مونږه له ئے دا Coverراکړو چې هغه به Encroachmentنه کوی د غې غاړې ته۔ جناب سپیکرصاحب! د 1935ایکټ چې نافذ شو، د British India Act, 1935 تحت چې کوم دے مونږه له ئے اندرونی طور باندې مکمل خودمختاری زمونږه تسلیم کړه۔ د پاکستان جوړیدو نه پس چونکه پاکستان چې جوړ شو14اگست 1947کښې نو هغه د 35 ایکټ نافذالعمل وو، د هغې تحت زمونږه خود مختاری تسلیم وه، د سن 56ء آئین کښې زمونږه ئے Frontier region کړو، FR، په سن 62ء آئین کښې Frontier region کړو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: زرین گل صاحب! لږ مختصر، کوشش وکړئ۔

جناب زرین گل: جناب سپیکرصاحب! زه دا وایم چې کله زمونږ علاقه، دلته حالات خراب شو، په سوات یا په بونیر کښې د شریعت، نو مونږ ته گورنمنټ دا اووئیل چې تاسو خپله علاقه Sealکړئ چې دې غاړې ته دهشت گرد یا Insurgency ونشی۔ مونږه قبائل جرگه اوکړه او مونږه علاقه Seal کړه، Seal کړه، دSealکیدو نه پس دوئ وئیل چې بهئ تاسو سره څه Militants دی، مونږه اووئیل چې راشئ اوگورئ که په علاقې کښې تاسو ته، دوئ آپریشن Launch کړو د ایف سی او ملټری، آپریشن چې Launchکړو، مونږه د هغوی سره مکمل تعاون اوکړو قبائلو، چې کوم ځائے کښې چرته د دوئ شک وو، هلته کښې څه Tussle وو یا چرته Surrender کول وو۔ دوئ اووئیل چې مومن خان نومې یو سړے دے چې هغه دهشت گرد دے او هغه Wanted دے۔ مونږه لاړو هغه مومن خان سړے مونږه حواله کړو، هغه مونږه Surrender کړو۔ د هغې نه پس ئے وئیل

چې ستاسو د امداد د پاره مونږه دا فورس متعین کوؤ او چې حالات Set شی بیا به مونږه واپس شو، مونږه اووئیل چې ټهیک ده. چې کله فورسز کښیناستل نو فورس الټه زمونږه علاقه ئے بے عزته کړه، زمونږه په کورونو باندې ئے حملې اوکړې، زمونږه د چادر چاردیوارئ تحفظ ئے پامال کړو، زمونږه خلق ئے اونیول او بے گناه ئے جیلونو ته دننه کړل. حتیٰ زمونږه زنانه چې دی، هغه ئے راوښکلې او په هغوی باندې دهشت گردئ الزام اولگیدو. د هغې نه باوجود مونږه د هغې فورسز سره باقاعده تعاون کړے دے، مونږه یو Militant ته اجازت، زمونږه د دې نه مخکښې یو پټاس نه دے دغه شوے، یو سکول ته چې نقصان نه دے رسیدلے، د جینکو په تعلیم بالکل پابندی نه وه، یو سړک هسپتال جوړولو باندې بالکل پابندی نه وه، هر قسم مونږه د گورنمنټ سره تعاون کړے دے او د څه خبرې رکاوټ نه وو. بیا مونږه وزیر اعلیٰ صاحب رااوغوښتو په جرگه چې یره مرکزی حکومت او صوبائی حکومت دا فیصله کړې ده چې مونږه څه اصلاحات راولو، چې بهئ په دیکښې مونږ څه اصلاحات راولو. زمونږ د وزیر اعلیٰ صاحب، هغه وخت وزیرا علیٰ صاحب حیدر خان هوتی سره میټنگ اوشو، په هغه میټنگ کښې هغه دا دغه کړو چې یره مونږه فیصله کړې ده وفاقی او صوبائی حکومت چې اصلاحات راولو، تاسو د کمشنر سره کیښنئ او ستاسو چې څه سفارشات دی، مطالبات دی، هغه پیش کړئ. د کمشنر سره په دې خبره بحث کیدو کیدو، اخر مونږه په هغې کښې جوړ نه شو، بیا دوئ یو Dummy جرگه لس رکنی جوړه کړه او هغه چې کوم دے، هغه خو زمونږ د قوم دا مطالبه وه چې دا درویشت مطالبات چې دی، مونږ خپل د علاقې اختیار Surrender کوؤ لیکن مشروط دی د دې 23 مطالباتو سره. جناب سپیکر صاحب! هغوی اومنله، د هغې مطالباتو لسټ ما سره شته لیکن علاقه کښې تهانې رائج کړې، Laws ئے راباندې راوستل او قبضه ئے اوکړه په علاقې لیکن زمونږه هغه مطالبات اوسه پورې د هغې نوټیفیکیشن، 27 جنوری 2011 صدر پاکستان آصف علی زرداری د دې ملک قبائلی نظام ختم کړو، 10 فروری 2011 صوبائی حکومت دې له د ضلعې درجه ورکړه. مونږه دا وایو چې د دواړو نوټیفیکیشن کاپئ مونږه سره پرتې دی، د ضلعې هم او د دې رعایت کولو هم، لیکن افسوسناکه خبره دا ده

چې د انګریز کله زبانی معاهدې به کیدې، هغه به په خپل ځائے ولاړې وې او د دوئ چې کوم دے نو زمونږ سره ئے تحریری معاهدې کړې دی او اوسه پورې د هغې څه جواب نشته۔ محترم سپیکر صاحب! زه تاسو ته هغه 23 مطالبې چې دی، هغه زه تاسو اوروم چې هغه څه دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر پلیز۔

وزیر قانون: میری گزارش ہوگی آنریبل ممبر صاحب سے کہ یہ جو قرارداد لائے ہیں، ہم ان شاءاللہ اس کو سپورٹ کرتے ہیں، تو اسکو ووٹ کیلئے Put کریں، مرکزی حکومت کو Recommendation ہے کیونکہ پھر آگے بھی ایجنڈا ہے، اسکو Windup کرنا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against is may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، زه ستا سو شکریه ادا کوم۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Ms. Uzma Khan, MPA, to please move her resolution No. 31, in the House.

جناب سورن سنگھ: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ذرا اس اسکے بعد، پھر آپ بات کرلیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ خان: چلیں سر، دیدیں۔ دیدیں، چلیں دیدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب سورن سنگھ: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ کی نظر عنایت مجھ پر پڑی اور آپ نے اجازت دیدی۔ میں اپنے جو ہمارے سینیئر ممبر صاحب ہیں، جن کو دیکھ کر ہم سیکھتے ہیں لیکن مجھے بہت زیادہ دکھ ہو رہا ہے اس بات پہ، سردار بابک صاحب نے اپنی سپیچ میں ایک لفظ استعمال کیا کہ 'غیر مذہب' تو

میں کہتا ہوں کہ 'غیر مذہب' نہیں کہنا چاہیئے تھا، لفظ غیر مسلم کہنا چاہیئے تھا کیونکہ ہم سکھ ہیں، ہمارا بھی سکھ مذہب ہے۔ میرے ساتھ کرسچین بھی بیٹھے ہیں، یہاں ہندو مذہب بھی ہے، یہاں 'بائی' مذہب بھی ہے، یہاں پارسی مذہب بھی ہے، (تالیاں) یہاں کیلاش مذہب بھی ہے، تو سردار صاحب سے میری ریکویسٹ ہے پلیز، آپ تمام ممبر حضرات جو یہاں پر بیٹھے ہیں، کم از کم اس لفظ کو 'غیر مذہب' نہیں' غیر مسلم' کہہ کے پکارا جائے اور کارروائی سے اس لفظ کو حذف کیا جائے جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردر بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ څه زما یقین دا دے چې ممبر صاحب ته یوه ګهنټه پس چا په بریک کښې خامخا دغه کړے وو او نیت ته کتل پکار وی، هرګز داسې نه ده او که زه خپل معزز ممبر ته دا اووایم چې د دې صوبې تاریخ ګواه دے او د دې خاورے تاریخ ګواه دے چې دا نن چې عوامی نیشنل پارټی ده، نو هغوی بدنام په دې چې باچا خان خدائے پاک د اوبخښی، هغه ته به سرحدی ګاندهی وئیلو، سرحدی ګاندهی، نو داسې هیڅ قسم له څه خبره نشته، زما یقین دا دے چې مونږ خو بدنام په تاسو باندې یو او زما یقین دا دے، زه مخاطب (تالیاں) او دا زه د هغه د جذباتو قدر هم کوم خو زما هرګز دا مطلب نه وو، زما مطلب دا وو چونکه دلته خو ټول مذاهب چې دی، ګوره زمونږه په مذهب خو بیا سراج صاحب دلته ناست دے، د ټولو مذهبونو ډیر زیات احترام دےاو غیر مذهب که ما وئیلی دی نو مطلب دا دے په دې حوالې چې Majority چې دی مونږ دلته مسلمانان یو خو د هغې سره سره مونږ یقین چې دے دا په انسانیت لرو، نو بهرحال که په هغوی باندې دا خبره بده لګیدلې وی نو ځان باندې د بده نه لګوی، په هغه Sence دا خبره نه وه۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سراج الحق صاحب، پلیز۔

جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}: میں ویسے تجویز یہ پیش کر رہا ہوں کہ یہاں بہت سارے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اقلیت کہتے ہیں۔ اس میں سکھ برادری بھی ہے، ہندو بھی ہیں اور بہت سارے ہیں۔

لفظ 'اقلیت' سے ہی ایک احساس کمتری اور محرومی، میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر یہاں پاکستان میں ایک مسلمان برادری ہے تو یہ اپنے آپ کو پاکستانی برادری کہیں، پاکستان کیلئے انکی خدمات ہیں، پاکستان کے ساتھ وفادار ہے، پاکستان کیلئے جینا اور مرنا، اس لئے ہم انکو ایک پاکستانی برادری سمجھتے ہیں اور یہ زیادہ باوقار لفظ لگتا ہے۔

(تالیاں)

Mr Deputy Speaker: Thank you. Madam Uzma Khan, MPA, to please move her resolution No. 31, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو جی۔ چونکہ پاکستان میں ڈائیو بس سروس کا آغاز ایک احسن عمل ہے، ڈائیو بس کی سروس پشاور سے کراچی تک ہے، اس دوران نماز کے اوقات بھی آجاتے ہیں لیکن ڈائیو بس نماز کیلئے نہیں رکتی۔ بحیثیت مسلمان ہم پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے، حالت جنگ میں بھی قضاء کرنے کی اجازت نہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ڈائیو بس کو نماز کے وقت رکنے کا پابند بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر لاء۔

وزیر قانون: سر، چونکہ یہ پرائیویٹ کمپنی کا معاملہ ہے لیکن ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو نوٹ Put up ہوا ہے جو میرے نوٹس سے گزرا ہے، ڈائیو بس کی طرف سے اس میں Clarification آئی ہے کہ ہم ڈیڑھ گھنٹے سے ڈھائی گھنٹے کی مسافت کے بعد Break بھی لیتے ہیں اور اگر نماز کا ٹائم ہو تو نماز بھی پڑھتے ہیں اور اسکے علاوہ اگر کوئی جگہ Insecure نہ ہو تو وہاں پہ بھی رکتے ہیں۔ تاہم اگر یہ قرارداد کی شکل میں اسکو لانا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چونکہ انہوں نے Clarification بھیجی تھی تو وہ اس ہاؤس میں پیش کرنا ضروری تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم عظمیٰ، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر صاحب! مجھے بھی پتہ ہے کہ Implement کرنے میں مشکلات ہونگی لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس معاشرے کو اسلامی روایات کے مطابق ڈھالیں، ہم نے سب کو نماز کے مواقع دینا ہیں، پڑھنا نہ پڑھنا ہر کسی کا اپنا کام ہوتا ہے۔ میں خود اس میں گئی ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج صاحب، پلیز۔

محترمہ عظمی خان: میں خود اس میں کراچی تک گئی ہوں جناب سپیکر، اپنے ٹرمینل پر رکتی ہے، نماز کے ٹائم پر نہیں رکتی جناب سپیکر، رمضان میں بھی وہیں پہ ہم نے افطاری کی لیکن نماز نہیں پڑھی۔ اپنے ٹرمینل پر جب وہ رکی تو جناب سپیکر، عشاء کی نماز کا وقت ہو رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سراج صاحب، پلیز۔

جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر صاحب! ویسے تو معزز ممبر اسمبلی یہ جانتی ہیں کہ اس اسمبلی کی قرارداد نافذ العمل ہو سکتی ہے صرف خیبر پختونخوا کی حدود میں اور خیبر پختونخوا کی حدود میں، یعنی ہم پورے پاکستان میں بھی، لیکن یہاں خصوصی طور پر ہم اس قرارداد کو سپورٹ کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی اضافہ کرتے ہیں کہ یہ نہ صرف ڈائیو بس پر لاگو ہو بلکہ ان تمام ٹرانسپورٹرز پر جس میں سواریاں ہوتی ہیں اور نماز کا وقت آتے ہی اسکو رکنا چاہیئے اور یہ ہمارا نہیں یہ ہمارے رب کا حکم ہے کہ کسی بھی صورت میں نماز کو قضاء نہیں کرنا چاہیئے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The resolution is passed unanimously (Applause) Mr. Qaimoos Khan, MPA, to please move his resolution No. 1, in the House. Qaimoos Khan, MPA.

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! چونکہ گزشتہ سیلاب میں مدین گرڈ سٹیشن بہہ چکا ہے جس کی وجہ سے بحرین، کالام، مٹہ اور چار باغ کے تمام علاقوں کا بوجھ خوازہ خیلہ گرڈ سٹیشن پر ہے اور اس میں 12.5 /10 MVA کا ٹرانسفارمر نصب ہے اور مذکورہ علاقوں کے بوجھ کی وجہ سے اضافی لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ خوازہ خیلہ میں MVA 20/26 ٹرانسفارمر کی تنصیب کیلئے اقدامات کرے تاکہ عوامی تکالیف کا ازالہ ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب قیموس خان: جی مہربانی، تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The resolution is passed unanimously. Mr. Siraj ul Haq, honourable Senior Minister for Finance; Mr. Sikandar Hayat khan Sherpao, honourable Senior Minister for Irrigation; Mr. Shaukat Ali Yousafzai, honourable Minister for Information and Health; Mr. Shah Farman Khan, honourable Minister for Public Health Engineering; Shahram Khan Tarakai, honourable Minister for Agriculture; Mufti Said Janan, MPA and Reshad Khan, MPA, to please to move their joint resolution No. 2, in the House, one by one.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، زه د دې قرارداد نه بخښنه غواړم سپیکر صاحب، دا هغه ورځ هم خبره کړې وه چې د دې صوبې د مفادو یاد قامی مفادو یا هغې سره منسلکه چې کومه هم خبره راځی، د دې صوبې د اسمبلئ رواج او روایات دا دی چې د پارلیمانی پارټو لیډران چې دی یا مشران چې دی، هغوی کښینی او د هغه قرارداد متن تیاروی او سپیکر صاحب، ډیره زیاته عجیبه خبره دا ده چې هغه ورځ هم مونږ دا خبره پوائنټ آؤټ کړه او بیا ستاسو شکریه ادا کوؤ په هغه وخت باندې چې د هغې ازاله وشوه، بیا مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې مفتی سید جانان صاحب دا قرداد پیش کړو او بیا په ایجنډا کښې دا قرارداد شامل نه وو او بیا د دې قرداد متن چې دے، د هغې یو حصه چې ده، بیا دا د قرارداد نه لرې شوې ده نو یو خو خبره چې د دې قرارداد موؤر چې دے هغه مفتی سید جانان صاحب دے۔ دویمه خبره دا ده چې د دې قرارداد هغه بقیه حصه چې ده، هغه د دې نه لرې شوې ده، مونږ دا گڼو، مونږ یا دا معزز ممبران چې دا قراردادونه راوړی، د دې مسائلو حل طرف ته ځی او س

بیا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې یو طرف ته د حکومت د بنچونو نه دا آواز راځی چې Point scoring نه کوؤ، Political scoring نه کوؤ او بل طرف ته بیا داسی کیږی نو زما یقین دا دے چې دا ډیر، مونږ بالکل د دې سره متعلقه دا ټول سیاسی جماعتونه دلته ناست دی، مونږ دې سره متفق یو خو دې سره ترلې بنه خبره دا وه چې که پینځه شپږ پارلیمانی لیډران وو، هغه ناست وے او د دې قرارداد متن تیار شوے وے نو زما یقین دا دے چې دا خبره به بیا ډیره زیاته اسانه وه سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, Minister for Finance, Siraj ul Haq.

سینئیر وزیر (خزانہ): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر ہم نے Counseling کی ہے اور پھر مفتی جانان صاحب سے بھی ہم نے مشورہ کیا ہے۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

خیبر پختونخوا اسمبلی پاکستانی سرزمین پر امریکی ڈرون حملوں کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتی ہے-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز-----

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Please, one by one.

سینئیر وزیر (خزانہ): اس سے ملکی سالمیت خود مختیاری پر حملہ-----

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Please, please.

(شور اور قطع کلامیاں)

سینئیر وزیر (خزانہ): عالمی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی تصور کرتی ہے (شور) کیونکہ ڈرون حملوں کی وجہ سے ملک میں بالعموم اور خیبر پختونخوا میں بالخصوص (شور) دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے اور صوبے کی معیشت کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے، اس لئے صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ ڈرون حملوں کو فوری طور پر روکنے کیلئے موثر اقدامات کرے۔ (شور) اور اس حوالے سے جلد از جلد اپنی واضح پالیسی کا اعلان کرے۔

(شور)

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): یہ جناب سپیکر صاحب! (شور) میں نے قرارداد پیش کی ہے، اگر ان کی پالیسی واضح ہے، ہماری پالیسی بھی Clear ہے، (شور) ان کا بھی ایک ماضی ہے، ہمارا بھی ایک ماضی ہے، (شور) یہ ہماری Commitment ہے، یہ ہماری پالیسی کا حصہ ہے (شور) اس پر تمام سیاسی جماعتوں کا جو حکومت میں شریک ہیں، (شور) ان کا اتفاق ہے (شور) جناب سپیکر صاحب! (شور اور قطع کلامیاں) که د ډرون حملو مخالفت کوی، زمونږ ملګرتیا د وکړی، که د ډرون حملو مخالفت نه کوی (شور اور قطع کلامی) د هغوی حمایت کوی نو د هغوی حمایت د وکړی۔ (شور اور قطع کلامی) جناب والا! مونږه باقاعده مشوره کړې ده، (شور) مونږه مشوره کړې ده، مونږه په وخت دا قرارداد جمع کړے دے۔ (شور) تاسو متبادل قرارداد راوړئ، تاسو هم متبادل قرارداد، جناب سپیکرا! (شور) متبادل قرارداد د راوړی، په قرارداد د بحث وکړی (شور) د دې د مخالفت وکړی یا د دسې ملګرتیا وکړی، (شور) مونږه باقاعده د هغوی سره مشوره کړې ده صاحب! (شور) مونږه د هغوی سره مشوره کړې ده (شور) دا ولې دوئ په دې باندې خفه شو صاحب؟ (شور) د ډرون حملو مخالفت مونږه کوو، پخوا هم کړے دے او اوس ئے هم کوو او بیا به هم کوو (شور) ته ئے د ووټنګ د پاره پیش کړه۔ دې وجه نه، دې ډرون حملو په وجه دلته بدامنی ده، (شور) د ډرون حملو په وجه دلته دهشت ګردی ده، د ډرون حملو په وجه باندې کلی وران شو،

(شور) ریګستانونه آباد شو۔ د ډرون حملو په وجه باندې په مشکلاتو کښې اضافه وشوه (شور) دې وجه باندې مونږ دا قرارداد پاس کړو، ووټنګ پرې وکړئ او رائے پرې وکړئ، مونږه بهرحال خپل موقف پیش کړے دے ماشاءالله۔

(تالیاں)

(شوراور قطع کلامیاں)

(حزب اختلاف کے اراکین کا احتجاج)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، میری گزارش ہوگی اگر آپ آنریبل ممبرز سے کہیں کہ اپنی سیٹ سے بولا کریں کیونکہ جو کچھ بھی انہوں نے کہاہے میرے خیال میں وہ کارروائی کا حصہ نہیں بن رہا، اور دوسری سر گزارش یہ ہوگی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ آپ۔۔۔۔

وزیر قانون: کیونکہ سر، یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ جس پہ پوری قوم کو یکسوئی دکھانا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (حزب اختلاف کے اراکین) ٹھیک ہے، آپ کا Agitation ریکارڈ ہو رہا ہے۔ جی۔

وزیر قانون: میری سر، یہ گزارش کہ اس ہاؤس کا جو میسج ہے، وہ صحیح نہیں جارہا، مولانا صاحب سے بھی میری گزارش ہے، سردار حسین بابک صاحب سے بھی گزارش ہے کہ اگر وہ اس میں کوئی امنڈمنٹ Suggest کرنا چاہتے ہیں، کل بھی ہمارا (شور اور قطع کلامیاں) 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہے تو خیر ہے ہم اس کو کل تک کیلئے ڈیفر کرلیں گے، (شور) کل تک کیلئے ہم اس کو ڈیفر کرلیں گے، پھر تمام پارلیمانی لیڈرز اس پر بیٹھ سکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم جو قرارداد لائیں اور اس کا یہ میسج جائے کہ پورا ہاؤس اس پر متفق نہیں تھا تو میرے خیال میں یہ کوئی اچھا میسج نہیں ہوگا۔ تو میری یہ استدعا ہے (تالیاں) کہ اس کو کل تک آپ ڈیفر کرلیں اور کل Unanimous لے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زمونږ دلته د پاڅیدو غرض هم دا دے او زه شکریه ادا کوم د لاء منسټر صاحب او پکار دا وه چې هغه په وخت باندې که مداخلت کړے وے، څه وخت کښې چې ډرافټنګ کیدو نو زما یقین دا دے چې دا نوبت به نه وو راغلے او زمونږ خواهش هم دا دے، تاسو اوګورئ دلته حکومتی ډلو کښې هم پینځه ډلې موجود دی او په اپوزیشن کښې هم څلور پینځه ډلې موجود دی او بیا د هر سیاسی ګوند خپله خپله پالیسی ده خو د دې هاؤس بیا څه تقاضې دی، د هغې چې مونږ خبره کوؤ، مونږ وایو چې په ډرافټنګ باندې مونږ ټول متفق شو نو زما یقین دے چې دا پوزیشن به نه جوړیدو او مونږ به دا طمع کوؤ چې بیا دا حالت حکومت نه جوړوی، دا اوس د حکومت د لاسه اوشو، دا زمونږ د لاسه نه دی شوی، که مونږ له ئے دا متن راوړے وے او مونږ پکښې خپل امنډمنټس شامل کړی وے، زما یقین دا دے چې دا کیفیت به نه جوړویدو۔ نو مونږ خواست کوؤ لاء منسټر صاحب ته چې مهربانی اوکړئ، تاسو بیا بیا دا پوزیشن داسې مه جوړوئ، دا خلقو ته پته ده چې د چا څه پالیسی ده، خلقو ته پته ده چې د چا څه موقف دے، خلقو ته پته ده چې څوک کوم ځائے ولاړ دی او څوک کوم ځائے نه دی ولاړ؟ دا په دې باندې نه کیږی او سپیکر صاحب، زما به تاسو ته هم دا خواست وی چې دا کومه کارروائی تاسو مونږ له راکوئ، دا خو بیا لګی داسې چې د هغې ځائے نه هغه ځائے ته *(حزب اقتدار سے مسند صدارت کو)* Dictation کیږی، نو سپیکر صاحب! دا خبره چې ده دا مناسب خبره نه ده۔ دا کرسئ زه بیا وضاحت کول غواړم چې دا د دې غاړې هم ده او دا د دې غاړې هم ده۔ د کارروائی نه اضافی ایجنډا باندې دا راځی نو د دې مطلب دا دے چې دا د هغه طرف نه راځی کنه، نو دا څنګه ممکنه ده چې هغه کرسئ په هغه کرسئ باندې اثر انداز کیږی؟ زما یقین دا دے چې دا د کسټوډین د هاؤس د پاره دا خبره مناسب نه ده۔ مونږه به طمع لرو چې ان شاء اللّٰه د راروان وخت د پاره بیا داسې نه کیږی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سراج صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! پہ دې ایوان کښې خو شپږ قراردادونہ مونږہ ټول پاس کړل اور وہ بھی صوبے کے مفاد کے حوالے سے تھیں۔ وہ بھی مرکز سے مطالبہ تھا، وہ واپڈا کے حوالے سے اور اس پر کبھی بھی یہ نہیں ہوا ہے۔ البتہ یہ ہے کہ اگر کسی نے ایک موضوع پر چار قرارداد یں جمع کی ہیں، اس کے الفاظ میں اگر کوئی اختلاف ہے تو باہم بیٹھ کر اس پر مشورہ تو ہو سکتا ہے لیکن اگر کسی نے ایک موضوع پر قرارداد ہی جمع نہیں کی ہے تو نہ اپوزیشن Bound ہے کہ اس پہ جا کر دوسروں سے مشاورت کرلے، نہ حکومت، الا اگر وہ ضروری سمجھتے ہیں تو ہمارے ساتھ مشورہ کر سکتے ہیں، ہم ضروری سمجھیں۔ میں سمجھتا ہوں، ہم نے کئی دن پہلے آپ کے دفتر میں ایک قرارداد جمع کی ہے، آج وہ فلور پہ آئی ہے، ہم نے وہ پیش کی ہے، ان کو اگر پہلے سے پتہ تھا تو بھی اپنی بات اس میں شامل کر سکتے تھے لیکن اگر انہوں نے اس موضوع پر کوئی قرارداد جمع ہی نہیں کی ہے تو جس طرح جناب سپیکر صاحب، دوسری چیزوں کے بارے میں ہم سے مشورہ تو نہیں ہوا ہے، نہ بینک کے بارے میں مشورہ ہوا ہے، نہ ادھر سوات گرڈ سٹیشن کے بارے میں مشورہ ہوا ہے، نہ دوسری چیزوں کے بارے میں، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس صوبے کے مفاد میں ہیں اس لئے ہم نے آنکھیں بند کر کے اور جناب سپیکر صاحب، میں عرض کروں کہ آج جتنی بھی قرارداد یں اس ایوان نے پاس کی ہیں، ان میں تو زیادہ تر اپوزیشن کے ممبران لائے ہیں لیکن جو بھی اس قوم، اس دھرتی، اس ملک، اس صوبے کے مفاد میں جو بھی چیز لائے، ہم آنکھیں بند کر کے ان کا ساتھ دیتے ہیں اس لئے اس کو اس طرح منفی طور پر نہیں لینا چاہیئے، Good faith میں لینا چاہیئے اور کئی دن پہلے ہماری سیاسی جماعتوں نے، ہمارے حیات خان شیر پاؤ نے، شوکت علی نے اور انہوں نے مل کر ایک قرارداد آپ کے دفتر میں جمع کی تھی اور آج ایجنڈے پر آئی، اس لئے ہم نے اس کو پیش کیا ہے سر۔۔۔۔۔ (تالیاں)

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ریزلیوشن پینډنګ شو۔ نماز کا وقفہ ہے، نماز کے بعد ان شاء اللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی مغرب کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ میری یہ استدعا ہوگی کہ یہ جو ریزولیوشن لائے، یہ کافی ایک Sensitive issue ہے اور اس پر بجائے اس کے کہ آپ جلد بازی میں ایک ایسی چیز لائیں کہ جس کی وجہ سے کل کو اس صوبے کا پیغام بھی اچھا نہ جائے تو اس کو مہربانی کر کے کل کو مفتی سید جانان صاحب کی بھی ریزولوشن ہے اور یہ آج سراج صاحب کی بھی ہے، یہ کل گورنمنٹ اور اپوزیشن اکٹھے بیٹھ کر اس پر ایک متفقہ ریزولیوشن لے آئیں تاکہ اس ہاؤس کا وقار بھی بحال رہے اور یہاں سے جو میسج جائے، وہ بھی اچھا جائے۔ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر آپ اس کو کل تک کیلئے ڈیفر کر دیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, deferred till to tomorrow, Insha Allah. Qurban Ali Khan Sahib, please.

Mr. Qurban Ali Khan: Sir, I beg to move that this Assembly may empower the Speaker, to constitute the Standing Committees, including Finance Committee, without holding elections and also empower to appoint the Chairmen for the Standing Committees, under rule 193.

او سر، دې سره یو Suggestion هم دے زما چې اول به دا هاؤس چې وو، دا به Eighty Members وو، اس وقت کمیٹیوں میں ممبران کی تعداد آٹھ یا نو تھی، اب ممبران صاحبان کی تعداد 124 ہے، لہذا اب کمیٹیوں میں ممبران کی تعداد تیرہ چودہ ہونی چاہیئے ځکه چې د Far flunged areas ممبرز وی نو اخر کښې د خلقو د هغه ممبرز کمے راځی نو چې څومره زیات ممبرز په یو کمیټۍ کښې وی نو بنه به وی، Deals به لږ اسانه باندې اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر، میری گزارش یہ ہوگی کہ ہمیں اس کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ جو ریزولیوشن آئی ہے، یہ جتنی بھی ریزولیوشن آپ کے ایجنڈے پر ہیں، وہ 124 کے تحت ہم Cover کرتے ہیں لیکن جب آپ سپیکر کو Empower کرتے ہیں For constitution of the Committees تو وہ جو آپ کی ریزولوشن ہوتی ہے، وہ 193 کے نیچے آتی ہے۔ تو ایک تو جو ہمارا Already ایجنڈا ہے، وہ 124 کے تحت چل رہا ہے تو یہ جو قرارداد ہے، اس کی ایک خصوصی نوعیت ہے اور چونکہ اس میں پھر آپ کو اپوزیشن بنچز کو بھی اپنے

ساتھ رکھنا پڑتا ہے، جب تک وہ Fully on board نہ ہوں تو میرے خیال میں ایک یہ۔ اور دوسرا سر، آپ کے آئین کے آرٹیکل 88 کا سب رول 2 جو ہے، اگر آپ اس کو دیکھیں، اس میں فنانس کمیٹی جو کہ آپ کی اسمبلی کی کمیٹی ہوتی ہے، اس سب رول 2 میں کہا جاتا ہے: The Finance Committee shall consist of the Speaker or, as the case may be, the Chairman. The Minister for Finance and such other یعنی اگر گورنمنٹ کسی اور کو مقرر کرے۔ member, as may be elected تو سر، Elected کا جو لفظ ہے، اگر ہم Empowerment دیتے ہیں Through resolution، اس میں گزشتہ اسمبلی میں بھی پھر اس پہ کافی ایک آئینی بحث چھڑ گئی تھی اور اخبارات نے بھی اس پہ کافی معاملہ اٹھایا تھا، تو میری یہ گزارش ہو گی کہ ابھی اگر ہم ایجنڈے کی تحت جائیں اور اس قسم کی جو قرارداد آئی ہے، میری قربان علی صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ اس کی Implication یہ ہو سکتی ہے کہ یہ سپیشل قرارداد ہے اور اس میں ہمیں اپوزیشن کے ممبران کو بھی اپنے ساتھ رکھنا پڑیگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه، جناب سپیکر۔ زه د لاء منسټر صاحب شکریه هم ادا کوم۔ زما یقین دا دے چې دا نوے حکومت چې راغلے دے، دوئ په Tranparency باندې ډیر زیات Focus کوی هم، Stress کوی هم او ډیره زیاته غوره او ډیره زیاته ښه خبره دا ده، دا سټینډنګ کمیټۍ چې کومې دی، دلته ټول تقریباً زمونږ Majority ډیر ښه سینیئر معزز ممبران او مشران زمونږ ناست دی، د هغې د پاره خو ډیره زیاته بهتره خبره دا ده چې ځومره پارلیمانی پارټۍ لیډرز دی، یوه خو دا خبره، دویمه دا چې سټینډنګ کمیټۍ که وګورو مونږه ظاهره خبره ده چې دا به اوس، بعضې بزنس چې کوم دے هغه کمیټو ته ریفر کوی او دا ځیزونه زیات Scrutinize کیږی، نو ښه خبره دا ده او غوره خبره دا ده که واقعی حکومت په Transparency کښې ډیر زیات Serious وی نو ډیره زیاته ښه خبره دا ده چې د اپوزیشن کوم ممبران دی چې د هغوی ته پکښې ډیره زیاته موجودګی وی نو زما یقین دے دا خبره به ډیره زیاته اسانه شی او زه به دا خپله خبره Justify کوم په دې شکل باندې چې تاسو وګورئ چې ظاهره خبره ده

حکومت دے او د هغوی ډیپارټمنټس دی نو دا منسټران خو ظاهره خبره ده د حکومت دی او بیا ایډوائزران هم د حکومت دی ټول، خو که چرې د سټینډنګ کمیټو چیئرمینان هم د حکومت نه لاړ شی نو زما یقین دا دے چې څوک ئے کوی، هغه د پښتو هغه خبره چې څوک ئے کوی نو پاکوی به ئے هغه خلق چې هغه بالکل په اپوزیشن کښې دی نو که ممبران د حکومت هغه ځائے ته راشی، نو دا شکریه ادا کوم د لاء منسټر صاحب او قربان علی خان صاحب زمونږ محترم دے، زمونږ مشر دے نو زمونږ به دا خواهش وی سپیکرصاحب، ستاسو نه چې په دې سټینډنګ کمیټئ جوړولو کښې ښه خبره دا ده، غوره خبره دا ده چې د پارلیمانی پارټئ لیډران چې دا ټول کښېنی او زما یقین دا دے چې په هغه لیول باندې دا ډیر په مشوره باندې اوکړی نو دا به د دې صوبې په مفادو کښې وی او دا به زیاته بهتره خبره وی، سپیکرصاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دا سپیکرصاحب ته تاسو Powers ورکوئ د کمیټئ د جوړولو د پاره؟

<u>جناب سردار حسین</u>: زمونږه په تاسو باندې هغه ارد و کښې وائی، شاید چې زه ئے په پښتو کښې او وایم هغه غیر متزلزل اعتماد دے زمونږ په تاسو باندې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: *شکریہ، شکریہ۔*

<u>جناب سردار حسین</u>: خو دا دے چې هغه دا هم مونږه توقع کوؤ چې د هغوی نه بیا مونږه خفه نه شو۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: *ان شاءاللہ، ان شاءاللہ۔ جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔*

<u>*جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات)*</u>: *جناب سپیکر صاحب! یہ بابک صاحب نے جو تجویز دی ہے، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں، جتنا جلدی ہو سکے پارلیمنٹری لیڈرز کو بلا کر ہر پارٹی کی تعداد کو، نمبر کو مد نظر رکھ کے، Consensus کے ساتھ ہر ممبر سے کم از کم یہ پوچھا جائے کہ ان کا Interest کونسے محکمے میں ہے؟ کوئی تعلیم میں Interested ہونگے، کوئی ہیلتھ میں ہونگے، انکی اپنی اپنی Speciality ہوتی ہے تو*

اس کو جلدی بنانا چاہیئے کیونکہ ہاؤس کمیٹیز نے تو کافی کام کرنا ہے اور کام کرنا چاہیئے، اچھی تجاویز دینی چاہئیں، تو میں سمجھتا ہوں، ابھی تک یہ کافی لیٹ ہوا ہے، اس کو جلدی کرنا چاہیئے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی شاہ صاحب، پلیز۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ بابک صاحب او یوسف ایوب خان خبره وکړه جی، مونږه خو د گنډاپور صاحب شکریه ادا کوؤ، تاسو باندې زمونږه د ټولو اعتماد دے جی خو چې څنګه بابک صاحب خبره وکړه جی، دا کم از کم اپوزیشن ممبران او پارلیمانی لیډران On board اخستل پکار دی او د دوئ د مشورې نه بغیر فرض کړه که تاسو ټول دغه ټریژری بنچز له ورکړئ جی، بیا هم مونږه هیڅ نه شو کولے خو کم از کم د اپوزیشن سره یا د پارلیمانی پارټئ لیډرانو سره مشوره پکار ده جناب سپیکر، او تاسو باندې د چا اعتراض نشته جی، همیشه سپیکرانو کړی دی او تیر ګورنمنټ کښې خو زه دې ټول هاؤس ته دا یو مثال مخې ته دے جی چې د پبلک اکاؤنټس کمیټئ چیئرمین چې کوم وو د نیشنل اسمبلئ جی، چودهری نثار د اپوزیشن لیډر هغوی د پبلک اکاؤنټس کمیټئ چیئرمین جوړ کړے وو جی، نو هغه مثال زما په خیال ټولو ته مخامخ دے، دیکښې څه دغه خبره نه ده خو کم از کم پارلیمانی لیډرانو او زمونږ اپوزیشن ممبران On board واخستلے شی۔ مهربانی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مہربانی۔ انیسہ زیب صاحبہ، پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! اس میں سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے میرا خیال ہے کہ سیکرٹریٹ کو تھوڑا سا ہوم ورک کرنا چاہیئے۔ ہر ممبر سے تین تین، چونکہ ایک ممبر کو On the average تین سٹینڈنگ کمیٹیز کی ممبر شپ مل سکتی ہے، میرا خیال ہے، ماضی میں اس طرح ہوا ہے۔ ان سے Choice لے لینی چاہیئے ہر ممبر سے اور پھر پارلیمانی لیڈرز بیٹھ کے اس کے حساب سے اپنی Adjustment کریں تاکہ اگر ہر بندے کو اس کی In order of priority مل جاتی ہے اس کی Choice تو وہ زیادہ بہتر ہوگا لیکن مجھے لگتا ہے اس میں ابھی تک پیش رفت نہیں ہوئی ہے، حالانکہ

سٹینڈنگ کمیٹیز کو فی الفور بن جانا چاہیئے کیونکہ کمیٹی بزنس جو ہے That is the main job of the Assembly after the legislation، تو اس کو ہمیں Strengthened کرنا چاہیئے۔ The Secretariat should take stock of it اور اس میں یہ Choice سب ممبران سے لے لی جائے تاکہ پھر پارلیمنٹری سیکرٹریز، اس کو جیسا کہ یوسف ایوب خان نے بتایا یا سردار حسین بابک نے بھی Point out کیا کہ پھر ان کی Consultation کے بعد اور Finally ظاہر ہے نوٹیفیکیشن تو سپیکر صاحب ہی کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوتا، اس میں سب کی Choices بھی لے لینی چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ سردار اورنگزیب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! ہم ان شاءاللہ آپ کے اوپر سو فیصد اعتماد کرتے ہیں، جو بھی فیصلہ آپ کریں گے۔ چونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ جتنی زیادہ نمائندگی اپوزیشن کو دیں گے، اس اسمبلی کی بزنس کو چلانے کیلئے، چونکہ حکومت کے پاس تو وزراء بھی ہیں اور مشیر بھی ہیں تو اگر اپوزیشن کی زیادہ نمائندگی ہو گی تو میرے خیال کے مطابق ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بہتر طریقے سے چلایا جائیگا اور جو بھی فیصلہ آپ کریں گے، ہم آپ کے فیصلے کے ساتھ اتفاق کریں گے لیکن میں یہ توقع رکھونگا آپ کے اوپر کہ آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی چیئرمینیاں زیادہ اپوزیشن کے لوگوں کو دینگے، جو بھی مشورہ ہو گا، سب ساتھ ہونگے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا لطف الرحمان صاحب، پلیز۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے اور لاء منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ہمارے دوستوں نے بھی کہا کہ اس میں اپوزیشن کے لوگوں کو زیادہ کردار دیا جائے تاکہ اس اسمبلی کا جو حسن ہے، وہ برقرار رہے اور پارلیمانی لیڈرز جتنے بھی موجود ہیں، ان کے ساتھ مشاورت پر اگر یہ کمیٹیاں بنائی جائیں تو میرے خیال میں ہمیں آگے چلنے میں آسانی ہو گی۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فضل الہی صاحب، پلیز۔

جناب فضل الہی: شکریه، جناب سپیکرصاحب۔ ستاسو په وړاندې مې د یو مسئلې ذکر کولو او هغه دا ده جی چې په پشاور باندې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: چې دا یو مسئله دغه شی، ما خو وئیل چې که تاسو په دې باندې خبره، دا لږ حل کړو باقی دې نه پس بیا خبره وکړئ۔

جناب فضل الہی: دا یو مسئله ده جی دې باندې مې خبره کوله جی، بهرحال که اجازت وی جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، پلیز۔

جناب فضل الہی: ګورئ جی پشاور کښې آئی ډی پیز دی جی او هغوی د خیبر ایجنسئ نه او د نورو ایجنسیانو نه راغلی دی او اوس د کالجونو د داخلې ورځې دی، مونږ دا یو درخواست کوؤ د ټولو ملګرو په وساطت سره چې مهربانی د اوکړی په دې ګورنمنټ کالجز کښې چې شومره ویکنسیانې دی، دا ډیرې کمې دی نو د آئی ډی پیز د پاره د سپیشل یو بیس بیس کم از کم منظور کړے شی چې د ماشومانو کوم زندګی ده، هغه بچ شی او هغوی د تعلیم نه محرومه پاتې نه شی۔ شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں، یہ ریزولوشن کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون: سر، میرا اپنا یہ خیال ہے کہ یہ ہاؤس اگر ہم نے چلانا ہے تو یقیناً اس کیلئے ایک ضابطہ اخلاق اور رولز وغیرہ پر توجہ دینا ہوگی۔ بعض اوقات ہماری نیت اچھی ہو سکتی ہے لیکن اگر ہاؤس کا Consensus یہ ہے کہ مل بیٹھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے تو میرے خیال میں گورنمنٹ کو ہمیشہ دل بڑا کرنا ہوگا اور یہاں سے جو Consensus ہے، وہ یہ ہے کہ سپیکر صاحب اور پارلیمانی لیڈرز آپس میں بیٹھ کے پہلے اس کو اپنے Share کے مطابق طے کرینگے اور اس کے بعد پھر ایک متفقہ ریزولیوشن لائی جائے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سراج الحق صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! لاء منسٹر نے صحیح کہا، کمیٹی میں یقیناً اپوزیشن والوں کو لینا چاہیئے، قومی اسمبلی کی بھی ایک مثال موجود ہے اور پرانی اسمبلیوں کی بھی۔ میں قرارداد کے حوالے سے عرض کروں جناب سپیکر صاحب! کہ قرارداد (مداخلت) جی نہیں، میں اس پر، نہیں نہیں میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں سر، میں سپورٹ کرتا ہوں، آپ کے علم میں ہے، آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کل جناب سپیکر صاحب، ہماری طرف سے وزیر قانون اور یوسف ایوب صاحب اور اپوزیشن کے جو پارلیمانی ممبرز ہیں، انکی کمیٹی ہو، بے شک قرارداد کو ٹھیک کر لیں، یعنی اس کو دوبارہ لے آئیں۔ آپ نے ڈیفر کیا، ہم Agree کرتے ہیں اور ہم سپورٹ کرتے ہیں۔ اس قرارداد میں حکومت اور اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے اتفاق کو، اتحاد کو، Consensus کو، میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے پر صرف جمیعت العلماء اسلام کے مفتی جانان صاحب نے قرارداد لائی تھی، آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ساتھیوں نے کہا کہ جس مسئلے پر ایک دن قرارداد پیش ہو جائے پھر چھ مہینے تک اس پر کوئی اور قرارداد نہیں آسکتی ہے اس لئے ان کا نام ہم نے اس قرارداد میں شامل کیا لیکن یہ مسئلہ ملکی اور بین الاقوامی نوعیت کا ہے اور اس کا جتنا زیادہ سے زیادہ اسمبلی کے اندر Consensus ہو تو ہم اس کو Agree کرتے ہیں اور اس لئے میں صرف یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کل جناب وزیر قانون صاحب اور ہمارے یوسف ایوب صاحب اور پارلیمانی ممبرز بیٹھیں گے اور اس قرارداد کو متفقہ طور پر کل پیش کرینگے ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ میڈم عظمیٰ خان، پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ، جی میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تھوڑا ایک اہم موضوع کی طرف اپنی حکومت کی توجہ چاہونگی۔ رمضان سر پر ہے اور مہنگائی عروج پر، آج بازار میں اگر آپ ریٹس دیکھ لیں جناب سپیکر، تو پندرہ دن میں وہ ڈبل ہو چکے ہیں۔ پولٹری کا ریٹ دیکھ لیں، سبزیوں کے ریٹس دیکھ لیں جناب سپیکر، تو میری حکومت سے گزارش ہو گی کہ رمضان کیلئے کوئی ایسا Arrangement کیا جائے کہ ان Prices کو کنٹرول کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنرز کو مطلع کیا جائے کہ وہ Price control کو یقینی بنائیں اور جناب سپیکر، Main وجہ جو مہنگائی کی ہے، وہ بارڈر پر سمگلنگ ہے، تمام پولٹری وہاں پر جناب سپیکر، سمگل ہو رہی ہے تو خود عمران خان

صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ مہنگائی کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں تو بارڈر کو Seal کردیں۔ جناب سپیکر، آج ان کی گورنمنٹ ہے تو اس بارے میں گورنمنٹ کو کوئی Serious قدم اٹھانا چاہیئے، ان Prices کو کنٹرول کرنا چاہیئے اور دوسری میری Suggestion ہوگی کہ رمضان میں سستا بازار یا کوئی اس طرح، ایسے کوئی پیکجز شروع کئے جائیں تو عوام کو ریلیف بھی ملے گی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج الحق صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ میڈم کو Reply -----

سینیئر وزیر (خزانہ): میڈم عظمیٰ صاحبہ نے جو بات کی ہے، بالکل بجا ہے اور رمضان میں عموماً قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور یہ اس بار جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے وقت سے پہلے تمام ذمہ داران حکومت کو بھی ہدایت کی ہے، کمشنرز، ڈی سی اوز کو اور بازار کی جو انجمنیں اور یونین ہیں، ان کے ساتھ ایک مشترکہ، کہ اس مہینے میں ذخیرہ اندوزی بھی نہ ہو اور قیمتوں پر بھی کنٹرول کیا جائے۔ میں عظمیٰ خان کی اس تجویز کو سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! ہزارہ ڈویژن میں پولیس، ڈی آئی جی صاحب نے کوئی اصلاحی کمیٹیاں بنائی تھیں، تھانوں میں جو لوگوں کے چھوٹے چھوٹے مسائل، اس مقصد کیلئے بنائی گئی تھیں کہ وہ Consensus سے ان کے درمیان راضی نامے کروائیں لیکن بدقسمتی سے اس میں ایسے لوگ شامل ہوگئے ہیں جو نہ صرف اپنی بلکہ پولیس کے محکمے کی بدنامی کا بھی باعث بن رہے ہیں تو میں حکومت سے یہ گزارش کرونگا کہ یہ کمیٹیاں ختم کی جائیں اور ختم کرکے اس میں ایسے شہریوں کو شامل کیا جائے، ایسے لوگوں کو شامل کیا جائے جو اچھی شہرت کے مالک ہوں۔ یہ میری حکومت سے گزارش ہوگی، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

وزیر مواصلات: جناب سپیکر! اورنگزیب صاحب نے جی بات جو کی ہے، میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ واقعی یہ جو کمیٹیز بنی ہیں، یہ پولیس کے ساتھ Liaison Committees ہیں، Out of Court, out of thana settlement کیلئے ہیں۔ لوگوں کے جو پہلے Disputes ہیں، بجائے اس کے کہ عدالتوں میں جائیں، ادھر Out of courts settlement، لیکن بدقسمتی سے جو کمیٹیاں بنائی گئی

ہیں، انکا کوئی Criteria یا Yard stick نہیں رکھا گیا تو زیادہ تر وہ جو تھانیدار تھے یا ادھر ڈی ایس پیز لگے تھے، انہوں نے اپنی مرضی سے یہ لوگ جن کو ہم بعض اوقات کسی وقت Police touts کہہ دیتے ہیں، وہی لوگ ان میں رکھے ہیں جو بعض اوقات کرپٹ پولیس افسروں کیلئے انہوں نے باقاعدہ یہ کاروبار چلایا ہوتا ہے، میں اس چیز کو Endorse کرتا ہوں کہ ہزارہ کی انہوں نے بات کی ہے، میں خود بھی ہزارہ کا ہوں، یہ واقعی ان کمیٹیز کو Change کرنا چاہیئے اور اچھے Respectable, well known قسم کے، سوشل ورکر قسم کے سفید پوش لوگوں کو ان کمیٹیز میں لانا چاہیئے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم دینہ ناز، پوائنٹ آف آرڈر پہ کچھ، دینہ ناز۔

محترمہ دینہ ناز: شکریہ سپیکر صاحب، مجھے ٹائم دینے کا۔ میں یہ پارلیمانی کمیٹیوں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو میں یہ درخواست کرنا چاہونگی کہ پارلیمانی کمیٹیوں میں چیئرمین کسی خاتون کو بھی بنایا جائے اور جتنی ہماری سٹینڈنگ، Sorry سٹینڈنگ کمیٹیوں میں کسی خاتون کو بھی چیئرمین بننے کا موقع دیا جائے (تالیاں) اور ہماری جتنی خواتین ہیں، ہماری جتنی خواتین ہیں، انکے CVs اکٹھے کئے جائیں اور بالکل میرٹ پر ان کو، اگر وہ Deserve کرتی ہیں، ان کو چیئرمین شپ ملنی چاہیئے۔ اگر اس طرح ہوگا کہ کوئی منسٹری بھی نہیں ملی، اب ان کو چیئرمین شپ بھی نہیں ملے گی تو ہماری جو حیثیت ہے، وہ Zero ہو جائے گی اور بار بار یہ کہنا کہ آپ مخصوص نشستوں پر آئی ہیں، دیکھیں ہماری اس اسمبلی میں مخصوص نشستوں کی کوئی Value ہے؟ ہم لوگ تب آئی ہیں، ہماری مخصوص نشستوں پر کوئی مرد نہیں آسکتا تو اگر ہم یہاں آئی ہیں، اس کو طعنہ نہ بنایا جائے اور ہمیں Zero نہ کیا جائے۔ دیکھیں کوئی منسٹر نہیں ہے اور میں بار بار یہ درخواست کرتی ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں، سینیئر منسٹر صاحب سے میں درخواست کرتی ہوں کہ ایک خاتون کو چیئرمین ضرور بنایا جائے، ضرور حصہ دیا جائے ورنہ ہمیں، میڈیا بھی ہم سے پوچھتا ہے اور ہماری جو ہے، یہاں پر کوئی پھر حیثیت ہی نہیں ہے، ہمارا پھر یہاں کیا کام ہے؟ اگر کوئی خاتون Ability رکھتی ہے، اس کی High CV ہے تو اس کو موقع دیا جائے۔ سپیکر صاحب، ایک اور چیز میں یہاں پر حکومت کو بتانا چاہتی ہوں کہ جنوبی اضلاع، جنوبی اضلاع کے ساتھ وہی ہم بات کریں گے کہ یہ سوتیلی ماں

والا جو سلسلہ ہے، وہ اس حوالے سے کہ دیکھیں جی دو باتیں سامنے آئی ہیں، ضلع کرک جو ہے قدرتی وسائل ، ہر کسی کو پتہ ہے کہ یہاں پر گیس اور یہ قدرتی ذخائر موجود ہیں اور ایک رپورٹ کے مطابق 30 فیصد سے زیادہ کینسر رپورٹ ہورہa ہے ضلع کرک میں۔ وہ پانی میں یورینیم ہونے کی وجہ سے یہ جگر کا جو کینسر ہے، وہ پھیلتا ہے، تو میری یہ حکومت سے درخواست ہے، وزیر اعلیٰ صاحب سے، سینیئر منسٹر صاحب سے کہ برائے مہربانی وہ ضلع جہاں سے سارے ملک کو قدرتی ذخائر سپلائی ہوتے ہیں اور وہ لوگ اس کینسر میں مبتلا ہیں اور ضلع کرک میں کوئی کینسر سنٹر نہیں ہے، میری یہ حکومت سے درخواست ہے کہ فوری طور پر ضلع کرک میں کینسر سنٹر مقرر کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکریہ۔

خیبر پختونخوا سروس ٹریبونل آرڈی نینس (ترمیمی) مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Service Tribunal (Amendment) Ordinance, 2013.

Minister For Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Ordinance, 2013, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. Ji, Akbar Hayat, ji please.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

اراکین: اپنی سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تا سو خپل سیټ باندې کیښنئ، تکلیف وکړئ جی۔

(تالیاں)

ارباب اکبر حیات: ډیره مهربانی، سپیکرصاحب۔ جی دا زمونږه دې Female ممبرې ډیره ښه خبره وکړه، مونږه د دې تائید کوؤ او بلکه دا خو زه وایم چې چیئرمینه نه ده پکار، دلته د انفارمیشن منسټر ډیر زیات کمے دے، دا دوئ ته ورکړے شی (تالیاں) نو دا به ډیر ښه وی څکه دیکښې ډیر قابلې قابلې

Female ما اوليدلې او ستاسو نعره هم دا ده چې مونږ به دوئ له خامخا دغه ورکوؤ نو مونږ وايو چې تاسو خپلې نعرې باندې عمل درآمد اوکړئ او دا چرته Zero نه کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر صاحب! جو کمیٹیوں کی تعداد ہے، وہ 36 ہے جس میں پانچ چھ کمیٹیز کی چیئرپرسن خواتین ہو سکتی ہیں، ان میں کچھ Important Committees بھی ہیں، تو میرے خیال میں کہ اس میں کوئی اتنی فکر کی ضرورت نہیں ہے، کمیٹیز جب بنیں گی تو خواتین ساری خوش ہونگی، ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Ali, MPA, to please move his call attention notice No. 6, in the House. Mr. Muhammad Ali, please.

جناب محمد علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سرکاری ملازمین نے تقریباً 20 سال پہلے ریگی للمہ سکیم کیلئے مقرر شدہ کل اقساط جمع کرائی ہیں لیکن کام کی سست روی، قبضہ کے مسائل اور محکمہ لوکل گورنمنٹ کی نااہلی کی وجہ سے مذکورہ سکیم ان ملازمین کیلئے دردسر بنی ہوئی ہے کیونکہ سکیم کا زیادہ تر حصہ ابھی تک تصفیہ طلب ہے، لہٰذا اس مسئلے کا جلد از جلد حل نکالا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! زه يو دوه خبرې کول غواړم، مونږه چې واړه واړه وو نو يو به مونږه دا خبره اوريده چې کله خلقو به خبرې کولې "مړه د کشمير مسئله ترې مه جوړه وه"، هغه مونږه ماشومان وو او مونږ پکښې زلمی شو، ودونه مو اوکړل، بچی مو وشول، ممبران شو پکښې خو نه د کشمير مسئله حل شوه او نه د ريگی للمه مسئله حل شوه۔ زه عرض کوم، يو ورور پکښې د اپوزيشن نه نعره اووهله چې د لوکل گورنمنټ منسټر خو د دوئ نه دے خو زه داوايم زما د لوکل گورنمنټ منسټر خو يو مياشت کيږی راغلے دے او دا خو

دشلو کالونه دا مسئله راروانه ده، د پینځویشت کالو نه راروانه ده او په دیکښې هر حکومت چې لوکل گورنمنټ منسټر راغلے دے نو لهذا جناب سپیکرصاحب، زه به یو خبره کوم چې ډیرو خلقو په دې آرمانونو باندې خپل فائلونه په ترخ کښې نیولی وو او خپلو بچو ته به ئے وئیل چې بچو خفه کیږئ مه، زه به ریټائر شم او بنه بنائسته یو پلاټ راله راکړے دے الله او ما قسطونه هم جمع کړی دی او پیسې مې هم جمع کړې دی او په پیښور کښې بنه بنائسته یو درې څلور پینځه لس کمرې کور به جوړ کړو او بنه د آرام زندگی به تیروؤ۔ هغه خلق په آرمانونو باندې هغه پاتې شول او لاړل قبرته فائلونه دهغوی سره کوزشول۔ مونږه ماشومان وو او اوس مونږلوئې شو، هغه خلق چې دے په ځوانئ کښې دې ریگی للمه کښې خپل پلاټونه بک کړی وو نو هغوی سپین گیری شو خو دې خلقو ته دا اوسه پورې پته او نه لگیده چې په دې ریگی للمه کښې زما پلاټ په کوم ځائے کښې دے؟ دې خلقو، دې غریبانانو سرکاری ملازمینو پیسې هم ورکړې دی، اقساط ټول جمع شوی دی خو تاحال اوسه پورې دغه مسئله داسې Disputedده چې یو سرکاری ملازم ته داپته نشته چې زماپلاټ په کوم ځائے کښې دے؟ لهذا زما دې ایوان نه او جناب سپیکر، ستاسو په توسط باندې منسټرصاحب ته دا یو درخواست دے چې دا مسئله فوری طور د داحل کړے شی او بیا چه خاصکر دې حیات آباد نه چې کوم مین روډ راوتے دے چې هم دغه مین روډ په دې ریگی للمه باندې سیدها وراوځې نو دا به یو مین شاهراه، دآرمی سره د دې یو Disputed مسئله ده چې هغه هم حل کړے شي۔ مونږ داسې اورو چې دغې ځائے کښې مختلفو اقوامو په دیکښې څه مسئلې هم جوړې کړېدی، یو قبیله وائی دا زما زمکه وه، څوک وائی دا زما ده، نو لهذا که دامسئله حل کیدے شی نو فوری طور د دې خلقو له قبضې ورکړې شی او که نه دا مسئله نه شی حل کیدې نو زما بیا دا درخواست دے چې څنگه په حیات آباد کښې د پینځه مرلې پلاټ کوم ریټ دے، دغه ریټ د دې خلقو، مالکانو له ورکړے شی او دا زمکه دحکومت ځان ته حواله کړی او که دغه مسئله نه وی نو فوری طورد دې خلقو له قبضې ورکړی چې دا غریبانان پرې خپل کورونه شروع کړی او هغه آرمانونه د دوئ پوره شی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت اللہ خان، منسٹر لوکل گورنمنٹ، جی۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تھینک یو، سر۔ یہ بڑا Sensitive اور Important issue ہے اور میں آنریبل ممبر کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ لوگوں نے بڑی آرزوئیں دل میں لے کے اس کیلئے پیسے جمع کئے تھے اور ابھی تک یہ Materialize نہیں ہو رہا ہے۔ سر، میں تھوڑی تفصیل رکھتا ہوں، یہ پراجیکٹ 1989 میں Conceive ہوا تھا اور 1992 میں اس پہ کام شروع ہوا تھا اور یہ چار ہزار 644 ایکڑ پہ مبنی ایک ہاؤسنگ سکیم ہے، Original cost 7 billion تھی اور بعد میں 24 بلین تک یہ بڑھ گئی، Revise Cost۔ سر، اسکی جو Progress ابھی تک ہوئی ہے، تو Zone-1 میں 60% Progress ہوئی ہے، Zone-2 میں 10%، Zone-3 میں 95% اور Zone-4 میں 100% اور Zone-5 میں Nil ہے اور پرابلم یہ ہے کہ اس میں کوئی 532 ایکڑ شاملات ایسی ہے جس پہ کوکی خیل 'ٹرائب' کا دعویٰ ہے کہ یہ ان کی ہے اور اسمیں Payment بھی ہو گئی ہے اور یہ معاملہ اتنا Simple بھی نہیں ہے، بڑا گھمبیر ہے اور Complicated مسئلہ ہے۔ اس پہ جرگے بھی ہوئے ہیں اور یہاں ایک لائن ہے Mefi Gripe Line، یہ وہ لائن ہے جو Tribal areas اور Settled areas کو Demarcate کرتی ہے۔ جو کوکی خیل 'ٹرائب' ہے تو انہوں نے اس کے اندر Penetration کی ہے، یعنی اندر آ گئے ہیں اور اس پہ جو Outgoing Government ہے، اس وقت بھی Outgoing Chief Minister Sahib جو ہیں، انہوں نے بھی اس پہ میٹنگ کی تھی اور کمشنر پشاور ڈویژن کو یہ معاملہ سونپا تھا اور پشاور ڈویژن کے کمشنر اور وہاں کے پولٹیکل ایجنٹ اور ایک چودہ رکنی جرگہ، قبائلی جرگہ، ان کے درمیان دوبارہ اس لائن کو Draw کرنے پہ مشاورت ہوئی تھی لیکن وہ جو لائن دوبارہ اس کو draw کرنے کی وہ ہو گئی تو وہ ان کے Head of tribe نے وہ نہیں مانی اور اس طرح وہ مسلسل Penetration کرتے رہے اور پھر وہ پولٹیکل ایڈمنسٹریشن کے طرف سے جو Outgoing Chief Minister تھے، ان کو کمشنر پشاور ڈویژن اور ان کی طرف سے ان کی وہ Recommendation آئی تھی کہ By Force جو Encroachers ہیں، By Force ان کو نکالا جائے، یعنی اس وقت کے چیف منسٹر نے اس کے ساتھ اتفاق نہیں کیا تھا اور جنوری میں پشاور ہائی کورٹ نے اس پہ ایکشن لیا تھا اور چیف سیکرٹری

کوانسٹرکشن Issue کی تھی کہ اس Issue کو Top priority کے طور پر لے لیں اور پھر چیف سیکرٹری نے دوبارہ اس قسم کی ایک کمیٹی بنائی اور Negotiations ہوئیں انکے لوگوں کے ساتھ، قبائلی جرگہ ہوا لیکن اس سے بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلااور Finally ان کی Recommendation بھی یہ آگئی کہ ان لوگوں کو، یہ Recommendation میرے سامنے ہے جو ہائی کورٹ کو انہوں نے Submit کی ہوئی ہے اور ہائی کورٹ کے جواب کا انتظار ہے۔ اس میں بہت زیادہ جرگے، تیسرا چوتھا جرگہ جو ہے وہ ہوا ہے اور جرگوں سے معاملہ Settle نہیں ہو سکا، یعنی وہ جرگہ مان لیتے ہیں، پھر اس سے ہٹ جاتے ہیں اور پھر دوبارہ مزید Penetration کرتے ہیں، یعنی وہ جو ابتدائی ان کی زمین تھی، اس سے اندر آرہے ہیں تو ایڈمنسٹریشن کا، پولٹیکل ایڈمنسٹریشن کا اور جو ہمارے پشاور کے Settled areas کی ایڈمنسٹریشن ہے، ان کا خیال ہے کہ By Force جنہوں نے Encroachment کی ہے اور اندر آئے ہیں، ان کو نکالا جائے اور اس طرح اس ایریا کو Clear کیا جائے۔ ظاہر ہے بڑا Sensitive issue ہے، کورٹ میں Subjudice ہے، ہائی کورٹ کی طرف سے کوئی جواب ابھی تک نہیں آیا ہے، کورٹ کا بھی ہم انتظار کرینگے لیکن میری ایک تجویز ہے اور میں جب آیا تو میں نے جو میگاپراجیکٹس ہیں پشاور کے اندر، ان سب کے حوالے سے میں نے بریفنگ لی اور ایک مفتی محمود فلائی اوور ہے، رِنگ روڈ اور اس طرح یہ جو ریگی ماڈل ٹاؤن ہے اور میں ذاتی طور پر ان میں دلچسپی لے رہا ہوں اور میری خواہش ہے جس طرح محمد علی صاحب کی خواہش ہے اور پورے ایوان کی ہوگی کہ یہ پراجیکٹ Mature ہو Complete ہو اور جن لوگوں نے پیسے جمع کئے ہیں، ان کو ان کے پلاٹس ملیں، میں بھی یہی چاہتا ہوں اور میری Top priority ہے۔ ظاہر ہے اس میں بہت زیادہ Difficulties ہیں، اتنا Simple issue نہیں ہے، میں اس پورے ایشو کے اندر ایوان کو بھی ساتھ لینا چاہتا ہوں، ظاہر ہے ہائی کورٹ سے بھی جواب آئے گا، By Force ان کو (نکالنا) Recommend کیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ آرڈر دے تو By force ان کو نکالا جائے اور میں اس میں ایوان کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہتا ہوں، میری یہ تجویز ہوگی کہ آپ کی کمیٹیاں بنیں گی، سٹینڈنگ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ بھی بنے گی اگر آپ ہوں اور سٹینڈنگ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ ہو اور پارلیمانی لیڈرز کو بھی ہم ساتھ ملالیں اور کسی مناسب وقت پہ، مناسب موقع پہ جاکر اسی ریگی للمہ کے اندر ہمارے جو

پی ڈی اے کے حکام ہیں اور جو پراجیکٹ ڈائریکٹر ہیں۔ وہ ہمیں اس پہ Presentation دیں، بریفنگ دیں اور اس پورے معاملے پر ادھر ڈسکشن ہو، Thread bare اس پہ ڈسکشن ہو اور ہم سیاسی قیادت کو اپنے ساتھ اس میں لے لیں اور کوشش کریں کہ اس معاملے کا بھی اچھا Solution نکلے جس کے نتیجے میں ہم یہ پراجیکٹ Take up کریں تو یہ ایک ایسا راستہ ہوگا کہ جس میں ہم اس پہ آگے چل سکیں گے۔ میرا خیال ہے ہم میں Will ہو، Political will ہو اور ہم حکمت کے تحت آگے بڑھیں گے تو اس معاملے کو Handle کیا جاسکتا ہے۔ Thank you very much, Sir۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Syed Jafar Shah, MPA, to please move his call attention notice No. 7, in the House.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اس مہینے کے اوائل میں دریائے سوات میں طغیانی کی وجہ سے سوات میں کئی پل اور سڑکیں دریا برد ہو چکی ہیں، کچھ پر تو کام ہوا ہے لیکن سوات کے بالائی علاقہ گبرال اور مینگورہ اور کانجو کے درمیان ایک پل ابھی تک پورا بحال نہیں ہو سکا جس سے ہزاروں لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ حکومت اس پر فوری نوٹس لے اور اس کو جلد از جلد بحال کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ 'ایوب برج' کی بات کر رہے ہیں نا، شاہ صاحب آپ؟

جناب جعفر شاہ: جی بالکل، وہی۔

وزیر مواصلات: جہاں تک یہ ایوب برج کا مسئلہ ہے جی، یہ واقعی یہ جو Flash floods آئے تھے کچھ دن پہلے، اس میں اس کو نقصان پہنچا ہے اور پہلے سے نقصان ہوا تھا اور یہ آرمی انجینئرز 'ایلیون کور' کے لوگ کام کر رہے تھے اور وہ جو خراب ہوا ہے، اس کو ہمارے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے Payments بھی کی ہیں اور ساتھ ٹیکنکل سپورٹ بھی دی ہے اور کم از کم Pedestrian کیلئے، لوگوں کے چلنے کیلئے کھول دیا گیا ہے اور ان کے جواب کے مطابق یہ تقریباً دو شفٹوں میں کام ہو رہا ہے، آٹھ آٹھ گھنٹے کی دو دو شفٹوں پہ کام ہو رہا ہے کیونکہ وہ Main bridge ہے اپر اور لوئر سوات کا، تو ان شاءاللہ اگلے پچیس دن تک اس کو

ٹریفک کیلئے کھول دیا جائیگا کیونکہ وہ کافی Complicated مسئلہ ہے۔ In the mean time ٹریفک جو اپر سوات کیلئے جارہی ہے، وہ باغ ڈھیری کی طرف سے جارہی ہے اور جو مینگورہ کی طرف آرہی ہے، وہ مینگورہ بائی پاس کی طرف آرہی ہے۔ باقی جو آپ کے یہ Flash Flood میں گبرال اور اسکا نقصان ہوا ہے روڈز کا، تو اترال نام ہے۔۔۔۔۔

اراکین: اتروڑ۔

وزیر مواصلات: اتروڑ، اتروڑ والا روڈ جو ہے، وہ Restore کر دیا گیا ہے شاہ صاحب اور جو گبرال کا ہے، اس کیلئے تقریباً 4.8 ملین روپے کی رقم چاہیئے، 48 لاکھ روپے کی جو آپ کے Through ایکسیئن، ڈپٹی کمشنر، کمشن پر اونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو ادھر پشاور پہنچادی گئی ہے، ان شاءاللہ اگلے ایک دو دنوں میں فنڈز دیئے جائینگے اور اس پر فوراً کام شروع کیا جائے گا، ان شاءاللہ۔ شکریہ جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

The Sitting is adjourned till 4:00 p.m. of tomorrow, afternoon. Thank you.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 2 جولائی 2013ء بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)